بعون صناع کون و مکان شمع افروز جہان

الحمد للہ والمنۃ کہ این چند اجزاے منظوم قابل قبول طبائع اہل تمیز اعنی

[illegible]

از تصنیف جناب محمد عزیز اللہ خان صاحب متخلص بہ عزیز متوطن دار الاقبال بھوپال

در مطبع مفید عام آگرہ محلہ حکیمان طبع شد

ع۵۱۵لے
موجودات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بیحد اوس قادر بر حق کو بجا ہی جو بیک حرف کن ہیژدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے وجود مین لایا اور ثنائے لاتعد اوس داور مطلق کو زیبا جسنے جن وانس عرش وفرش کو عالم نابود سے ہست وبود فرمایا ❖

قطعہ

زہے خدای قدیر وزہی سمیع وبصیر	کہ رطب ویابس عالم تہ نظر دارد
کریم کامل قدرت حکیم ندرت کار	کہ پای مور وپر پشہ را خبر دارد

نعت پاک

ونعت تقدس آیات اوس شہسوار میدان انا فصح العرب والعجم پر نثار کرنا لایق ہی جسنے رسوم مرسوم ادیان متلونہ کو یک قلم منسوخ ومعدوم فرماکر دین قویم کا صراط مستقیم بتایا اور جواہر زواہر الوف تحیات وافرہ وصنوف صلوات طاہرہ اوس مسند نشین عرش عالی سراپا انوار لایزالی ختم الرسل ہادی سبل آفتاب عالمتاب اوّل ماخلق اللہ نوری پر تصدق کرنا فایق سی فایق ہے جس نے شہرۂ معجزات کاملہ واعجاز بالغہ کا مشرق سی مغرب تک پہونچایا اور علم نصرت اسلام عالم مین بلند فرماکر کفر وجہل کا نام مٹایا قطعہ

زہے بشیر ونذیر ست وناصر ومنصور	کہ در جہان علم دین حق بماہ کشود

زنورِ معرفتِ خالقِ زمین و زمان — بگمرہانِ ضلالت چراغِ راہ نمود

یکساں شہنشاہ فلک بارگاہ تاجدار قاب قوسین حبیب خدای کونین آفتاب عالمتاب رسالت ماہتاب سپہر کرامت شمس الضحی بدر الدجی معظم جہان و جہانیان مکرم زمان و زمانیان مفخر عالم و عالمیان بشر آدم و آدمیان ختم الانبیا تاج الاصفیا حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین اور ہزارون درود وسلام اونکے اہلبیت طاہرین واصحاب ناصرین پر مدام ومستدام الی یوم القیام ⁘

سبب تصنیف

امّا بعد عاصی ہیچمدان امیدوار رحمت حضرت رحمان محمد عزیز اللہ خان خلف فیض اللہ خان ابن منگل خان بن ماہ علیخان افغان قوم بنگش متوطن قدیم دار الاقبال بلدۂ بھوپال اندرون شہر واقع جمعراتی بخدمت اصحاب صدق وصفا وارباب فہم وذکا سخن پروران معنی شناس ومعنی طرازان روشن قیاس گزارش پرداز بصد نیاز ہے کہ بدایت شعور سے خاکسار ہیقدار کو شوق استماع وابتصار شعر وسخن اور ذوق مطالعہ کلام سخنوران کامل فن ہر دم وہر ساعت دلنشین بل چشم بصیرت مین مثل مردم جاگزین رہتا تھا آخر بفرمایش بعض احباب ہمدم بحصول سرمایۂ علمی چیزے بضاعت بے مایہ بہم پہونچا کر باریاب مجالس شعراے نامدار ہوتا رہا تا آنکہ اوایل سنہ ۱۳۰۰ ہجری قدسی مین بناے انجمن مشاعرہ بڈیوڑہی جناب والاخطاب عمدہ امراے وسیع المکرمت زبدۂ سروران رفیع المنزلت سر آمد صدر آرایان ارجمندی سر حلقہ وسادہ پیرایان بخت بلندی مدرس دقیقہ شناس سر دفتر سخنوران معنی اساس منبع الجود والامتنان سراپا لطف والاحسان میان عالمگیر محمد خانصاحب خلف مہین میان دستگیر محمد خان صاحب مرحوم ابن حضور مغفور جناب نواب نظیر الدولہ ونواب دولہ جہانگیر محمد خانصاحب بہادر شمشیر جنگ والی بھوپال جنت آرامگاہ

قطعہ

امیر ابن امیر و کریم ابن کریم — کہ لطف او بسر لطف لطف جان دارد

همای دولت و اقبال ظل لطفش را
بسر گرفته سر سیر آسمان دارد

ادام اللہ اقبال بالمکرمت والنوال بحکم و اجازت علیا حضرت ملکۂ زمان مالکۂ دوران بحر زخار جود و نوال مہر تابدار دولت و اقبال باذل حاتم کرم عادل نوشیروان خدم تشان سخا جان عطا سکندر شوکت دارا حشم فریدون فر جمشید حشم حضور پر نور جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ کرون آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقۂ علائے ستارۂ ہند والیۂ ریاست بھوپال لازالت شموس دولت والاقبال ٭

قطعہ

زہے خدیو جہان کریم دولت بخش
کہ سائلِ در دولت سر شہی دارد

چنان سحاب نوالش بخلق بارانست
کہ ابر دامنِ خود را بکوتہی دارد

مقرر و معین ہوا حضور موصوف نے بفرط قدردانی کمترین کو بھی یاد فرما کر شرکت مشاعرہ سے شاد فرمایا آخر کار بفضل ناظم نظم کائنات شیرازہ بند مجموعۂ شش جہات بکمال قدردانی حضور موصوف و حسن انتظام منتظمان ڈیوڑی مشاعرہ الف سے یای تحتانی تک انجام کو پہونچا اور بعد فراہمی غزلیات مطبع مفید عام آگرہ مین باضافہ کیفیت تاریخی شرکاء مشاعرہ و جغرافیہ شہر و احوال حکومت رئیسان سابق و حال موسوم بہ شبستان عالمگیری پیرایۂ انطباع سے مجلی ہو کر مسرت افزائے خاص و عام ہوا استماعت مین نہین آیا کہ دیار و امصار مشہور ہندوستان مین کہین نزدیک و دور اسطرح اول سے آخر تک مشاعرہ معمول ہو کر مختتم اور مطبع نامی مین بہ تدوین کلام شعرائے شریک منتظم اور منقسم ہوا ہو یہ حصۂ ازلی میان صاحب موصوف کی ذات پر موقوف تہا بفضلہ تعالی شعرائے نامی بکثرت شریک تہے لکن جن صاحبون نے حرف یای تحتانیہ تک غزلین پوری کردین اونکا کلام مندرج اوراق و مونس اہل مذاق ہوا ہی اومین تہوڑے کلام کمترین نے بہی زیب تدوین پائی ہے یعنی جسقدر شرکت مشاعرہ مین مصاریع طرح پر عرض کیا گیا تہا ٭

نظم

کیا خوب تذکرہ ہے کہ خوبی مین طاق ہے — گلدستۂ حدایق اہل مذاق ہے

دیکھیے بچشم دل اوسے اہل نظر ذرا — گویا کہ باغ شعر و سخن ہے ہرا بھرا

تعریف اوسکی طاقت انسان سے دور ہے — سرمایۂ نشاط ہے باغ سرور ہے

یہ تذکرہ ہے یا کہ شہ جم کا جام ہے — دل جس سے شاد و شاد ہے عمدہ کلام ہے

تعریف تذکرہ کی ہے موقوف دید پر — جوہر کھلینگے اوس کے قریب و بعید پر

سوداتِ پیشین و غزلیات سابقین کمترین خوشہ چین کے بحالت انتشار برنگ برگ خزان رسیدہ جا بجا متفرق پڑے ہین اونکے اجماع کی نہ کوئی صورت نہ کچھہ خیال بلکہ دل کو غزل گوئی سے یکسر ملال تہا یہ فکر ہر دم دامنگیر حال تھی کہ اس عمر ازدچہل سال مین کوئی کام ایسا سرانجام نہ ہوا کہ ذخیرۂ نجات آخرت ہاتہہ آتا کچھہ نہ بن آئی عمر عزیز لہو و لعب مین گنوائی اس فکر جمیل کو زمانہ قلیل ہوا تہا کہ مسبب محیب نے سبب بہترین نصیب فرمایا اور نہال تمنا کے دلی ثمر مراد برلایا کہ بتاریخ ہفتدہم ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ ہجری میان امام الدین بن حاجی شیخ سلطان بخش مرحوم مع دیگر برادران میان فضل الدین وغیرہ کے ریاست مصطفیٰ آباد عرف رامپور سے بحصول رخصت عطیہ رئیس معظم پیرہن مبارک حضور پرنور علیہ الصلواۃ والتسلیم باہزاران تعظیم اس شہر مین لائے مشتاقان امیدوار نے بشرف زیارت تبرک متبرکہ مراتب حسنات پائے خاکسار نحیف بھی ہر روز مستفیض مجالس زیارت پیرہن شریف وجبہۂ لطیف ہوکر غزل نعت مقدس عرض کرتا تہا شاید دس پانچ غزلین ایسی ہونگی جو انجمن زیارت متبرکہ مین عرض نہ کیگئی ہون اوسکی وجہہ یہہ ہوئی کہ چند غزلین اتمام دیوان مین باقی تہین کہ ناگاہ حسب طلب رئیس ممدوح صاحبان خدام پیرہن اقدس وہ تبرک متبرک لیکر بتاریخ نوزدہم جمادی الاول سنہ صدر روانہ ریاست موصوفہ ہوگئے گویا بخت شائقین شرف اندوز ہمکنار شب ناکامی ہوکر سوگئی خدای کریم وہ دن دکھائے کہ پہر وہ دولت زیارت و سعادت میسر آئے ناگزیر اس حقیر سراپا تقصیر نے

بنظر ترتیب قاعدہ غزلیات حروف باقیماندہ عرض کر کے دیوان نعت شریف کو ختم کیا چونکہ ان غزلونمین علاوہ شرافت نعت شریف کے یہ فضیلت خداداد مستزاد ہے کہ آغاز سے تا انجام بفضل خدائے انام مجالس تبرک متبرکہ مین عرض کیگئی ہین لہذا نزدیک و دور سے سامعین و شایقین طالب نقول غزلہاے مسطور ہوئی کمترین بوجہ انجام خدمت متعلقہ خود کہ بظل عنایت مکرمت مآب فضیلت انتساب مظہر فیوض خداے دارین منشی سید محمد الطاف حسین صاحب مہتمم سائر کل کے عہدہ سررشتہ داری پر محکمہ موصوفہ مین مامور مشکور ہے نقل دہی سے معذور رہا حضرات طالبین ناخوش ہونے لگے بدیں ہجو طلب و تقاضاے شایقین مکرمی معظمی میان عاقل محمد خانصاحب نے کہ عماید و خوانین ریاست مین نامور و ممتاز اور اخلاق و اشفاق مین مشہور آفاق ہین و مظہر عنایات قدیم منشی سید ولایت حسین صاحب پیشکار محکمہ صدر الصدوری و شفقی مولوی محمد نبی خان صاحب و مخلص صمیم میان قایم علیصاحب و منشی محمد عبد العظیم صاحب و منشی محمد عبد الرقیب صاحب سررشتہ دار ڈیوڑہی میان عالمگیر محمد خانصاحب دام نوالہ بصد اصرار زبان پر لائے اور باتفاق یہ کلمات موجب بقاے نام و مفید عام سنائے کہ ان جمیع غزلیات نعتیہ کو بعد ترتیب و انطباع تقسیم کر دیجیے اسواسطے اس خاکسار ہیچمدار نے جملہ مسودات کو ردیف وار مجتمع و مندرج اوراق کر کے نعت عزیز نام رکھا ناظرین باتمکین بے بضاعتی و کم مایگی اس کمترین خوشہ چین پر خیال نفرما کر سہو و خطا کو بذیل عفو و عطا چھپائین اور دعاے خیر سے اس گنہگار شرمسار کے حق مین دریغ نفرمائین ؛

غزل عزیز

شکرِ خدا کہ غنچۂ آمال کھل گیا	گلزار نعت باغ نبوت سے مل گیا
جسدم سُنا رسالۂ نعت شریف کو	رعب ایسا چھا گیا کہ دلِ عرش ہلگیا
نعت رسولِ پاک پڑہی جسنے شوق سے	حرف ملال صفحۂ خاطر سے چھل گیا
بڑہکر ہے کیمیا سے بھی اُس در کی خاک پاک	اکسیر بنگیا جو کوئی مضمحل گیا

مدّاحِ مصطفیٰ ہے وہ ہر سو عزیز دل	جس بزم سے گیا گویا عاشق کا دل گیا

الٰہی جبتک چاشنی سخن سے ہر اہل مذاق شیرین کام اور کلام مرغوب موجب بقای نام ہے الٰہی تو اپنے فضل وکرم عام سے بہ تصدق اپنے حبیب پاک تاجدار لولاک اس رسالہ مختصر کو جسمین تعداد غزل مطابق اعداد نام نامی و اسم گرامی حضور سراپا نور علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات ہے مطبوع انام ومحبوب خاص وعام اور اس عاصی کو اور پر طریق اسلام و صراط مستقیم سنن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حسن قیام وخیر انجام روزی فرمانا +

مناجات بحضرت قاضی الحاجات

الٰہی تو ہی معبودِ جہان ہے
تجھی سے بود و نابودِ زمان ہے

حبیبِ پاک تیرے ہین محمدؐ
ثنا سے پاک ہے جنکی کہ بحید

کرم سے اپنے تو نے دی یہ نعمت
لکھی مینے جو کچھ ہے نعتِ حضرت

الٰہی تجھ سے میری یہ دعا ہے
الٰہی اب یہ دل کا مدعا ہے

کہ تو مقبول کر اس مختصر کو
تیرے محبوب کی بھی اک نظر ہو

الٰہی اپنا لطفِ سرمدی کر
قبولِ بارگاہِ احمدی کر

خدارا اے حبیبِ حق خدارا
تیرے لطف وکرم کا ہے سہارا

طفیلِ چار یارِ دین پرور
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدر

میرے مولیٰ میرے سلطانِ دارین
اِسے منظور فرما بہرِ حسنین

جو نافہمی سے کچھ سہو وخطا ہو
معافی شانِ رحمت سے عطا ہو

غلامِ بارگاہِ مصطفائی
عزیز نارسا ہے التجائی

صلہ مین اسکے حاصل ہو زیارت
کرم سے ہو عنایت باغِ جنت

سلام بحضرت علیہ السلام

السلام ای سرورِ دنیا و دین — السلام اے رحمتہ اللعالمین
السلام اے سترِ حق نورِ خدا — السلام اے بادشاہِ دوسرا
السلام اے خاتمِ پیغمبران — السلام اے باعثِ کون و مکان
السلام اے پیشوائے مرسلین — السلام اے دستگیرِ مذنبین
السلام اے سرورِ ہر دو جہان — السلام اے رہبرِ واماندگان
السلام اے فخرِ آدم السلام — السلام اے شاہِ اعظم السلام
السلام اے مظہرِ اسرارِ حق — السلام اے نورِ حق انوارِ حق
السلام اے تاجدارِ شرقین — السلام اے حضرتِ جدِ الحسین
لطف فرما بہرِ حق یا مصطفٰے — از برائے چار یارِ حق نما
بہرِ آل و اہلبیتِ طاہرین — رحم فرما سیدِ دنیا و دین
چارہ بیچارگان بیچارہ ہون — رہبرِ گم گشتگان آوارہ ہون
درد دل کی چارہ سازی کیجئے — بہرِ حق عاجز نوازی کیجئے
رنج و غم نے بیطرح گھیرا مجھے — آسرا ہر حال ہے تیرا مجھے
اپنے در پر اب بلا لیجے حضور — بہرِ حق کر دیجے میرے غم کو دور
اب نہ پھرنے دیجیے مجھکو دربدر — در ہو تیرا یا نبی اور میرا سر
ہو مدینہ مین بسر یہ زندگی — ہجر مین جینے سے ہے شرمندگی
مخلصی دنیا کے ہو جنجال سے — پہونچون یثرب کس گھڑی ہو بال کر
وہ جمالِ جان فزا دیکھون ذرا — دلمین کیا کیا میرے ارمان ہے بھرا
وہ جمالِ غیرتِ شمس الضحٰے — وہ جمالِ حق نما بدر الدجٰے
وہ رخِ شمعِ شبستانِ یقین — جسکا پروانہ ہے جبریل امین
وہ رخِ گلرنگ رنگ و بوئے گل — زیبِ جنت نو بہارِ روئے گل

وہ رخِ پر نور رشکِ آفتاب | جسکے ذرہ کی دو عالم میں ہے تاب

وہ رخِ پر نور نورِ شمع طور | جس پہ غش کر جائیں موسیٰ الحضور

وہ جمالِ جلوہ انوار حق | وہ جمالِ مظہرِ اسرار حق

وہ جمالِ پاک زیبِ دوسرا | جس پہ کہتا ہے خدا صلِّ علیٰ

وہ جمالِ رونقِ عرشِ برین | جانفزاے دردمندانِ حزین

ہو سکے کب آرزوے دل بیان | ہو بہو ہر موے تن گر ہو زبان

ہو عنایت اب مرادِ دل حضور | درد حسرت سے ہوا ہون چور چور

دل فدا ہو اُس جمالِ پاک پر | دم بھی نکلے تیرے در کی خاک پر

جبکہ تن سے میرے نکلے جان زار | تیری خاکِ پا پہ ہو جائے نثار

در پہ تیرے ہووے حُسنِ اختتام | ملتجی ہے یہ عزیز ناتمام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل نمبر ۱

ہو کس سے وصف میرے خداے غفور کا
دونون جہانمین جلوہ ہی اک اُسکے نور کا

ہر جا پہ ہے ظہور اوسی کے ظہور کا
ہے نور عرش کا کہین جلوہ ہی طور کا

لیکر سمک سے تا بہ فلک ہے جو بحر و بر
دانای خشک و تر ہی وہ نزدیک و دور کا

گھیرا جہان کو ہی قلعۂ قاف سے کہین
دریا بہا دیا ہے کہین آبِ شور کا

سلطان بنا دیا کسی ناکس فقیر کو
کاسہ کیا کہین سرِ فغفور و فور کا

بیمثل و بینظیر ہے بیچون و بے نمون
کب ہوسکے بیان تیری شان غیور کا

تیرے کرم سے ہی مجھے امید مغفرت
نادم ہون اے کریم مین اپنے قصور کا

بے چین کردیا دلِ بے صبر نے خدا
جلوہ دکہادے اتو محمدؐ کے نور کا

مین تجھسے چاہتا ہون حضورِ محمدؐی
سائل ہون اُس حضور سے تیری حضور کا

یارب شمیم زلف محمدؐ کی بو سونگہا
بگڑا ہوا ہے حال دل ناصبور کا

فضلِ خدا وسیع ہی حضرت شفیع حشر
غم ایعزیز کیا ہمین یوم النشور کا

غزل نمبر ۲

مدّاح ہون جناب رسالت مآب کا / ذرّہ کو مرتبہ ہی جہان آفتاب کا

مونھہ چوم چوم لیتے تھے گیا منکر و نکیر / مینے لیا جو نام لحد مین جناب کا

صلِّ علیٰ کی بلبل و گل مین ہوا ایک دہوم / اولٹتین چمن مین آپ جو گوشہ نقاب کا

دم بھر مین سب فنا و بقا کھل گئی ہمین / دیکھا جو ٹوٹنا لبِ ساحل حباب کا

پہلو کو چیر کر غمِ یثرب مین چلدیا / اللہ رے ولولہ دلِ بے صبر و تاب کا

دریا پہ وصفِ ماہ عرب جا کے پڑہتے ہین / چمکا ہے اِندنون مین ستارا حباب کا

بجلی سے کم نہین غمِ یثرب مین آہ دل / کیا حال پوچھتے ہو میرے اضطراب کا

فرمایا حق نے یون شبِ معراج اے حبیب / خلوت جو خاص ہو تو محل کیا حجاب کا

آنکھین ہوائے باغ مدینہ سی بس گئین / آنسو نہین عزیز عرق ہی گلاب کا

غزل نمبر ۳

سایہ تمہارا اسلئے نہین میرے جناب کا / تا ہو نہ کچھہ جواب قدِ لاجواب کا

دو دن آپ کی جو ردے کتابی سی کچھہ مثال / اوڑتا پھرے ہوا پہ ورق آفتاب کا

بہرِ خدا جمالِ منوّر دکھایئے / صدقہ حسن حسین و شہہ بو تراب کا

دندان کی وصف مین درِ مضمون لٹائے ہین / بھرتے ہین موتیون سے پیالہ حباب کا

دل باغ باغ ہے گلِ عشقِ رسول سے / سینہ ہے اپنا یا کہ ہے تختہ گلاب کا

ظلِّ ہما سے ہٹ کے مدینہ کو چل دیا / اللہ رے حوصلہ دلِ بے صبر و تاب کا

لکھتا ہون وصف گوہرِ دندانِ مصطفےٰ / پانی میرے وضو کو ہو موتی کی آب کا

رضوان سے یون کہونگا درِ خلد پر عزیز / مین بھی ہون اِک غلام رسالتمآب کا

غش حاملانِ عرش تھے سکتے مین قدسیان / اوٹھا جو رُخ سے آپنے گوشہ نقاب کا

بیتاب پشت پاے منوّر سے ہوئے گا / محشر مین رُخ ہوا جو اُدہر آفتاب کا

اپنا شمار امتِ احمد مین ہے عزیز
پھر کس حساب مین ہو ہمین ڈر دن حساب کا

غزل نمبر ۴

مدّاح ہون جناب رسولِ کریم کا
محشر مین ڈر نہین مجھے نارِ جحیم کا

پڑھتا ہون صحن باغ مین نعتِ نبی جو مین
بوے بہشت لاتا ہے جھوکا نسیم کا

رب ہے میرا کریم نبی ہے میرا رحیم
تکیہ ہے دو جہان مین کریم و رحیم کا

تیرے قدم سے جو وہ مشرف نہین ہوا
جل جل کے دل ابھی سرمہ ہو طورِ کلیم کا

انگشت رکھہ کے کوزہ مین دریا بہا دیا
بحرِ کرم روان ہے وہ دُرِّ یتیم کا

قوسین کا محل جسے ادنیٰ مقام ہو
زینہ نگیون بنائے وہ عرشِ عظیم کا

بے مثل ہین وہ قامت و زلف و دہن عزیز
شاہد ہے اس پہ قول الف لام میم کا

غزل نمبر ۵

زمین پر آج وہ نامِ خدا سلطان دین آیا
فلک سے جسکی خدمت کے لئے روح الامین آیا

مبارکباد کا ارض و سما مین شور ہے برپا
سریرِ کشورِ کونین کا مسند نشین آیا

جہان مین تا قیامت ہونگی کیا کیا رحمتین نازل
لٹیگی ابتو رحمت رحمتہ اللعالمین آیا

شہنشاہِ زمن ایسا کبھی آدم سے تا ایندم
نہین آیا نہین آیا نہین آیا نہین آیا

ملی کیا کیا ہمین نعمت طفیلِ مقدمِ حضرت
امان آیا امین آیا مکان آیا مکین آیا

جدہر جھولے مین کرتے تھے اشارہ چاند پھرتا تھا
کبھی آگے بڑہا چلکر کبھی ہٹ کر وہین آیا

جُھلاتے آپ جبریلِ امین کہہ کہکے یون جھولا
مین صدقہ تجھپہ ہونے کو فلک سے تا زمین آیا

بڑہے جب عرش سے حضرت کہا کس شوق سے حق نے
حبیب آیا حبیب آیا جمیل آیا حسین آیا

تمنائے عزیزِ ناتوان کیونکر نہ بر آوے
ضماندارِ اُمم تو ہی تو ختم المرسلین آیا

غزل نمبر ۶

زہے تقدیر امت کی کہ وہ شاہِ امم آیا
عدم سے جسکی دولت قالبِ آدم مین دم آیا

بہم حور و ملک ارض و فلک مین دہوم تھی اُسکی — قسیم آیا وسیم آیا کریم آیا کرم آیا

ظہور قدرتِ خالق ہے ذات پاک احمد کی — حکیم آیا حکم آیا قدیم آیا قدم آیا

منور کیون نہو عالم رخِ پر نور اقدس سے — کہ وہ ماہِ عرب آیا شہنشاہ عجم آیا

مجھے صدقہ مین حضرت کے مدینہ یا خدا دکھلا — کہ اب شوقِ زیارت سے میرا آنکھون مین دم آیا

پہونچکر روضۂ اقدس پہ عرضِ مدعا کرلون — غلامِ غرق عصیان ہون تیرے زیرِ قدم آیا

اگرچہ روسیہ ہون مین مگر سائل ہون اُس در کا — کرم کی اک نظر کردے بامیدِ کرم آیا

پہونچکر کعبۂ اشرف کو جب پہونچون مدینہ مین — کہون پھر پھر کے تو قسمت کہ مین باغِ ارم آیا

مشرف ہو عزیزِ ناتوان بھی اب زیارت سے — کہ بہرِ تشنگانِ عشق تو ابرِ کرم آیا

غزل نمبر ۷

شب وصف روے پاک جو مذکور ہوگیا — اک چاندنی سی پھیل پڑی نور ہوگیا

مین عشق احمدی مین جو رنجور ہوگیا — جو جو مرض تہا دل کو میرے دور ہوگیا

کیونکر غمِ فراق نبی مین ہو اندمال — زخمِ دلِ خراب تو ناسور ہوگیا

چمکا جو وصف قامتِ پر نور رات کو — محفل مین جلوۂ شجرِ طور ہوگیا

کنجِ لحد مین نام محمد جو لے لیا — سنگِ مزار تختۂ بلّور ہوگیا

آنکھین بجاے فرش بچھائے تھے قدسیان — جس دم وہ حق کا ناظر و منظور ہوگیا

نصرت نثار اُس درِ والا پہ کیون نہو — وہ دین حق کا ناصر و منصور ہوگیا

چمکا جو آفتابِ رسالت حضور کا — کفر سیہ جہان سے کافور ہوگیا

دارین مین ہے عشق نبی باعث عروج — منصور چڑھکے دار پہ منصور ہوگیا

کانٹا فراق گلشنِ یثرب مین دل ہوا — پہلو تمام خانۂ زنبور ہوگیا

بہرِ خداے پاک مدینہ بولائیے — بھوپال مین عزیز تو رنجور ہوگیا

غزل نمبر ۸

شوق یثرب مین پھڑک کر دل مضطر نکلا
آج قیدِ قفسِ تن سے کبوتر نکلا

لب سے جسدم کہ میرے نام حبیب نکلا
ہر بنِ مو سے روان چشمۂ کوثر نکلا

سُنکے وصفِ رُخِ پرنور اُڑا مثلِ غبار
چین سے آئینہ داری کو سکندر نکلا

شوق دیدارِ شہنشاہِ مدینہ مین صبا
برق کیطرح تڑپتا دلِ مضطر نکلا

دفن ہو جاؤن مدینہ مین تو ہنس ہنس کہون
شکر ہے اپنا شہیدی سا مقدر نکلا

آب و تابِ لب و دندانِ نبی کے ہمرنگ
لال نکلا کوئی معدن سے نہ گوہر نکلا

سامنے اُس رخِ روشن کے چمک کر ایکطرح
ماہ نکلا نہ کبھی مہرِ منور نکلا

کفر بھاگا صفتِ پیرِ شغالِ صحرا
جب وہ میدانِ رسالت کا غضنفر نکلا

مرکے پائی ہے غمِ عشقِ نبی مین جنت
دم جو نکلا صفتِ بوے گلِ تر نکلا

سو بہو گیسوے احمد پہ جو بلجاؤن کہون
آج ارمان سرِ سودائی کا یکسر نکلا

سُنکے نعتِ شہ کونین کہا سبنے عزیز
دیکھو بھوپال مین کیا خوب سخنور نکلا

غزل نمبر ۹

گر بیان وصفِ رسولِ ذوالمنن ہو جائیگا
چشمۂ آبِ بقا اپنا دہن ہو جائیگا

زندگی مین گلشنِ جنت کی لوٹین گے بہار
گر مدینہ اے صبا اپنا وطن ہو جائیگا

گر مرتب نعتِ پاکِ مصطفیٰ مین نظم ہو
قابلِ صد مرحبا اپنا سخن ہو جائیگا

یادِ دندانِ محمد مین بہا گر سیلِ اشک
قطرہ قطرہ دیکھنا دُرِّ عدن ہو جائیگا

او اسیرِ رنج و غم لے صدق سے نامِ نبی
غیرتِ خلدِ برین بیت الحزن ہو جائیگا

نکہتِ زلفِ نبی لائی صبا گر بعدِ مرگ
اپنا مدفن نافۂ مشکِ ختن ہو جائیگا

آفتابِ داغِ عشقِ احمدی چمکا اگر
مطلعِ صبحِ ارم جیبِ کفن ہو جائیگا

بعدِ مردن جذبۂ ماہِ عرب کے عشق سے
ٹکڑے ٹکڑے جون کتان سارا کفن ہو جائیگا

گر مدینہ کی زمین مین دفن ہو جاؤن عزیز
کنجِ مرقد باغِ جنت کا چمن ہو جائیگا

غزل نمبر ١٠

یاد حضرت کا جو دل مین رُخِ انور آیا
آنکھ مین مہرِ فلک ذرہ سے کمتر آیا

کیسا محبوبِ خدا اپنا پیمبر آیا
حامیِ دینِ متین شافعِ محشر آیا

باغِ یثرب سے خدا دے گا گلِ نخلِ مراد
سبز بختی پہ صبا جبکہ مقدر آیا

دل نکلکر صفتِ گرد زمین بوس ہوا
کاروان کوئی مدینہ سے جو پھر کر آیا

غنچہ دل سو صد اصلِ علیٰ کی نکلی
نامِ احمد کا چمن مین جو زبان پر آیا

سُننکے اعدا نہ کٹین نعتِ نبی کیون ہمدم
وصف سے تیغِ زبان پر میرے جوہر آیا

یاد آئی درِ حضرت کی جو دل کو شبِ مہ
اشک سا آنکھ مین ٹھیرا کبھی باہر آیا

مرغِ دل بھی قفسِ تن سے پھڑک کر نکلا
اوڑتا مغرب کی طرف سے جو کبوتر آیا

یادِ خالِ رُخِ روشن سے فلک پر ہر شب
قطرۂ اشک ہے جو سامنے اختر آیا

پہونچے حضرت شبِ معراج تو بولا یون عرش
میرا سرور میرا سلطان میرا افسر آیا

بڑھکے جسدم کہ ہوئے آپ قریبِ قوسین
حق نے فرمایا کہ محبوب پیمبر آیا

آپکے ایک اشارہ سے سرِ چرخ عزیز
ہوکے دو ٹکڑے مقابل مہِ انور آیا

غزل نمبر ١١

طوطیِ طبع جو حضرت کا ثناخوان ہوگا
خانۂ تن چمنِ گلشنِ رضوان ہوگا

یاد حضرت کا جو ذرہ رخِ تابان ہوگا
صفحۂ دل ورقِ مصحفِ درخشان ہوگا

وردِ لب نام محمد کا جو ایجان ہوگا
دم بدم کام و دہن یہ گہر افشان ہوگا

ڈر کسے تابشِ خورشید قیامت سے نبی
سر پہ امت کے ترا سایۂ داماں ہوگا

عرصۂ حشر مین یون جائینگے شیدای رسول
سر پہ داماں نبی ہاتھ مین قرآن ہوگا

نام نامی ہے تیرا آیۂ رحمت واللہ
جان و دل صدقہ کرے گا جو مسلمان ہوگا

کیسا کیسا تنِ لاغر کو اوڑائے گی صبا
سامنے جبکہ مدینہ کا بیابان ہوگا

کیا جلائیگی اوسے نارِ جہنم واعظ
دامنِ ابر ساترا شک سی دامان ہوگا

عشقِ احمد مین شبِ تارِ لحد کا کیا غم
داغہاے دلِ شیدا سی چراغان ہوگا

ہم نکیرین سے پڑہوائینگے تربت مین درود
یارسولِ عربی لب پہ میری جان ہوگا

یاد آیا رخِ گلرنگ نبی جبکہ عزیز
پھول کر غنچۂ دل رشکِ گلستان ہوگا

غزل نمبر ۱۲

ہوگیا مدّاح جب سے احمدِ مختار کا
خانۂ دل بنگیا بیت الشرف انوار کا

بہرِ خالق گلشنِ یثرب مین بلوالو نبیؐ
ابتو کچہہ ارمان نکلے طالبِ دیدار کا

مسند دیبا و تختِ قصرِ جنت ہے مجھے
گلشنِ یثرب مین گر سایہ ملے دیوار کا

تشنہ لب ہین آپ کی گفتار کے خضر و مسیح
منتظر ہے عرشِ اعظم ناز کی رفتار کا

ذرّہ کمتر ہے اوس درگاہ کا مہرِ فلک
پاسبان روح الامین ہو آپکے دربار کا

گر صبا لیجاے ادنی نکہتِ زلفِ نبیؐ
بند دم ہو جائے دم مین آہوے تاتار کا

فرشِ نورانی بچھاتا وان ہو فرّاشِ قمر
چاندنی سے بڑہ کے ہے سایہ درو دیوار کا

اشکِ خون سی کھل رہی ہین دامنِ رنگین پہ گل
دیکھتا ہون سیر اپنے گلشنِ بیخار کا

اہلِ حاجت کیون نہ پائین باغِ یثرب سے ثمر
ابر رحمت ہو صبا میزاب اُس گلزار کا

شوقِ دیدارِ نبی مین چشم وا ہون اے عزیز
اپنی آنکھو نمین ہو عالم نرگسِ بیدار کا

غزل نمبر ۱۳ ردیف با

دیکھ لے بے پردہ گر روے پیمبر آفتاب
چرخ پر کھا یا کرے غیرت سے چکر آفتاب

گرمیِ عشقِ نبی سے دیکھہ ہو جائیگا زرد
آفتابِ داغِ دل سے کھا نہ ٹکر آفتاب

آستانِ احمدی کے پاسبان ہین روز و شب
رات بھر مہتاب پہرتا ہے تو دن بھر آفتاب

دیکھ لے گر صبحدم وہ عکس روی مصطفےٰ
لوٹ جائے شرم سے پہر سوے خاور آفتاب

سایۂ دامانِ حضرت ہمکو کافی ہو وہان
حشر مین چمکا کرے عالم کے سر پر آفتاب

اوس سپہرِ حسن یکتائی سے حیران ہو فلک
برق دندان ابر زلفین روئے انور آفتاب

مونہہ ہے اوسکا تیرے نقشِ پا سے ہوئے روبرو
وہ فلک پر ہے تو یہ روشن زمین پر آفتاب

داغِ عشقِ احمدی کا اپنے گر پڑ جائے عکس
چرخ پر بن جائے اک لوٹن کبوتر آفتاب

اشکِ چشمِ خون فشان ہر دم ہین یاقوت و گہر
لال ہدت مین کہین کرتا ہے پتھر آفتاب

ہو عزیزِ ناتوان بھی داخلِ خدّامِ حشر
آپ پر سایہ کرے جب چتر بنکر آفتاب

غزل نمبر ۱۴

دوری نے کردیا مجھے بیجان یا حبیب
دیدار کا ہے آپکے ارمان یا حبیب

بہرِ خدا مدینہ مین اب تو بلائیے
دَر دَر پھرائیے نہ پریشان یا حبیب

دیجیے صبا کو حکم اوڑا دے تنِ ضعیف
چلنے کا کوئی ہے نہین سامان یا حبیب

ہنستا ہون مین کبھی کبھی روتا ہون زار زار
فرقت نے کھو دیئے میرے اوسان یا حبیب

حاضر ہے روح و دل درِ اقدس پہ دمبدم
بھوپال مین ہے گو تنِ بیجان یا حبیب

صدمون سے دردِ ہجر کے ہو خاک زندگی
بیکس کا تیرے ہاتھہ ہے درمان یا حبیب

کیا تاب آئے آتشِ دوزخ جو سامنے
تر اشک دل سے ہین میرے دامان یا حبیب

ہے غمزدون کا داروے دردِ جگر توئی
عیسیٰ سے اپنا ہوگا نہ دربان یا حبیب

مین اپنا چاکِ جیب و گریبان دکھاؤنگا
ہاتھہ آئے کاش آپکا دامان یا حبیب

تھوڑی زمین مدینہ کی ہو دفن کے لئے
مین کیا کرونگا ملکِ سلیمان یا حبیب

کعبہ سے ہوکے پہونچے مدینہ کہین عزیز
ہو آپ پر نثار دل و جان یا حبیب

غزل نمبر ۱۵ ردیف تا

میرے حضرت ہین سلطانِ شفاعت
ہے جنکا عرش ایوانِ شفاعت

ہنسنگی معصیت نیکی پہ اوسدن
سُنینگی جب کہ فرمانِ شفاعت

پڑا چمکا کرے خورشیدِ محشر
ہمین کافی ہے دامانِ شفاعت

نہ بجھے گی ایک دم مین نارِ دوزخ
جو برسا ابرِ بارانِ شفاعت

شگفتہ ہونگے کیا کیا غنچۂ دل
کھلا جسدم گلستانِ شفاعت

وہ ابرِ لطف ہے دریای رحمت
دُرِ بحرِ سخا کانِ شفاعت

دہن وہ چشمۂ کوثر سے برتر
لبِ جان بخش ہین جانِ شفاعت

گنہگارانِ امت سیر ہون گے
بچھیگا جس گھڑی خوانِ شفاعت

شبِ معراج مین بخشائی امت
کہ لیکر آئے فرمانِ شفاعت

کھڑے سب انبیا دیکھینگے اوسدن
ہے تیرے ہاتہ میدانِ شفاعت

عزیزِ غمزدہ اب فکر کیا ہے
ہے اوسکی شان شایانِ شفاعت

غزل نمبر ۱۶

سراپا نور وہ حضرت کا قامت
قیامت ہے قیامت ہے قیامت

نہ پہونچایا مدینہ تجھسے گردون
شکایت ہے شکایت ہے شکایت

مجھے دوری مین اپنی معصیت سے
ندامت ہے ندامت ہے ندامت

جو پہونچون سر کے بل چلکر مدینہ
سعادت ہے سعادت ہے سعادت

میرے حضرت کی اس امت پہ کیا کیا
عنایت ہے عنایت ہے عنایت

مجھے بھوپال مین اس زندگی سے
خجالت ہے خجالت ہے خجالت

تپ دوری سے مجھکو ایک ساعت
قیامت ہے قیامت ہے قیامت

خدا یثرب مین پہونچادے کہ یہان تو
ضلالت ہے ضلالت ہے ضلالت

تمہارے ہاتہ اس امت کی مولے
شفاعت ہے شفاعت ہے شفاعت

عزیزِ زار عاشقِ محمدؐ
عبادت ہے عبادت ہے عبادت

غزل نمبر ۱۷-

ہے آپسے یہ سیّدِ ابرار الغیاث
دوری نے کردیا مجھے بیمار الغیاث

دل کو ہے دردِ ہجر کا آزار الغیاث
بسمل پڑا ہے طالبِ دیدار الغیاث

دنیا نے دامِ غم مین گرفتار کرلیا
لایا ہون اب حضور کے دربار الغیاث

دستِ جنون نے جامہ کے ٹکڑے اوڑا دیئے
ہین دھجیان کہین تو کہین تار الغیاث

بھوپال سے عزیز مدینہ کو جب چلا
کرتی چلے گی حسرتِ دیدار الغیاث

شیطان و نفس بر ہین غضب راہزن میرے
گھیرے ہین کیسے کیسے ستمگار الغیاث

دل ہیکلی سے سوکھہ کے کانٹا سا ہوگیا
گل کیا نیا کھلائیگا یہہ خار الغیاث

پہونچا کے کعبہ اپنے مدینہ بُلا لیجئے
سُن لیجیے بہرِ حق میرے سرکار الغیاث

بھوپال مجھکو خانۂ زندان ہوگیا
دکھلایئے مدینہ کا گلزار الغیاث

یارب تیرے حبیب کا دکھلا دے آستان
کب تک کرے عزیزِ دلِ افگار الغیاث

غزل نمبر ۱۸

پھرتا ہون دردِ دل سے نہین نعرہ زن عبث
ہمدم ہے بے مدینہ کے سب جان و تن عبث

دل تو ہے اپنا خاکِ مدینہ کا فرشِ راہ
رکھتا ہے روک کر مجھے چرخِ کہن عبث

مین ہون فراقِ گلشنِ یثرب مین نعرہ زن
بلبل مجھے سُناتی ہے وصفِ چمن عبث

دلمین بسا ہے شوقِ جمالِ محمدی
سمجھو نہ غافلو میرا دیوانہ پن عبث

سودا ہے سر مین نکہتِ زلفِ رسول کا
لاتی صبا ہے بوی دیارِ ختن عبث

لب سے رواں درود ہو حضرت پہ دمبدم
ہمدم دیا ہے حق نے نہ کام و دہن عبث

جس دل مین ہو نہ بوی گلِ عشقِ احمدی
ہنستی ہے اوسکی صورتِ خارِ چمن عبث

حسرت ہے جا ملے نہین نعلین پاک مین
روتا ہے خون دل نہین لالِ یمن عبث

ہے آرزو کہ خاک ہو یثرب کی خاکِ راہ
پھر اے عزیز ہے غمِ گور و کفن عبث

غزل نمبر ۱۹

جب عرش چلے میرے پیمبر شبِ معراج
سر رکھدیا گردون نے قدم پر شبِ معراج

خورشید لئے چتر تھا مشعل لئے مہتاب
تھا نام خدا کیا رخ انور شب معراج

لے فرش سے تا عرش برین دھوم مچی تھی
قوسین پہ پہونچیگا یہ سرور شب معراج

تھے غاشیہ بردار ملک ہمرہ رہوار
اور سارے جلو مین تھے پیمبر شب معراج

سدرہ سے براق نبوی برق ہوا جب
جبریل نے تب ڈالدئے پر شب معراج

بے پردہ جو دیکھا رخ محبوب کو اپنے
خود حق نے کہا صل علیٰ ور شب معراج

منظور ادہر وصل ادہر بخشش امت
بھولے نہ ہمین شافع محشر شب معراج

وہ صرف عنایت تو یہ مصروف شفاعت
کیا قسمت امت کے کہلے در شب معراج

وان فوق کرامت تو یہان ذوق اطاعت
وہ محو بشارت یہہ مبشر شب معراج

وہ وصل سے مسرور یہ انوار سے پرنور
تھا نور خدا نور پیمبر شب معراج

ہے تاب رقم کسکو عزیز دل بیتاب
رکھتی ہے وہ اعجاز کے دفتر شب معراج

غزل نمبر ۲۰

زمین مدینہ کی کیون ہو نہ آسمان کیطرح
ہے ذرہ ذرہ جہان مہر زرفشان کیطرح

رفیق راہ سفر ہونگے درد و حسرت و غم
چلینگے ساتھہ میرے ملکے کاروان کیطرح

ٹرہا جو سوز دل زار شوق یثرب مین
زبان پہ لخت جگر آگئے فغان کیطرح

بسا ہے بوئے گل عشق احمدی سے دماغ
بہار باغ کو سمجھون نکیون خزان کیطرح

پہونچ کے روضۂ اطہر پہ ہے یہ حسرت دل
سناؤن قصۂ غم اپنا داستان کیطرح

غم فراق نبی ہجر مین ہے یون ہمدم
بدن مین دل کی طرح ہو تو دل مین جان کیطرح

جمال جلوۂ ماہ عرب اگر دیکھون
تو ٹکڑے جامۂ حسرت کے ہون کتان کیطرح

مدینہ جائے کوئی قافلہ جو ابکے خدا اے
تو خاکسار بھی ہو گرد کاروان کیطرح

عزیز ہے تپ دوری مین اسطرح بیجان
اوٹھا فغان سا گرا آہ ناتوان کیطرح

غزل نمبر ۲۱

حشر مین شور اگر لاکھ مچائے دوزخ
دخل کیا امتِ احمدؐ کو جلائے دوزخ

کشتیٔ امت احمدؐ کا خدا حافظ ہے
اپنا طوفان کہین اور انکو دکھائے دوزخ

سرد ہوجاے گی گر ہمنے بہائے آنسو
رونے والون سے نہین آنکھہ ملائے دوزخ

یاخدا جلد مدینہ مین کہین پہونچا دے
اینتو بھوپال ہوا مجھکو سرائے دوزخ

بہرۂ عشق نہو جسکو حبیبِ حق سے
اپنا لاریب ٹھکانا وہ بنائے دوزخ

حبِ احمدؐ سے نہو سوزِ درون جس دل کو
سینۂ و جان و جگر اوسکا جلائے دوزخ

جوش گریہ سے بجھا دیگی تپش اکدم مین
دل جلون کو نہ کہین آنچ بتائے دوزخ

آل و اصحاب محمدؐ سے ہی الفت واجب
بغض اونکا ہے مگر راہ نمائے دوزخ

چلکے بھوپال سے پہونچو کہین یثرب کو عزیز
چلگئی یہان بھی ہوا افسوس ہوائے دوزخ

غزل نمبر ۲۲

برتر ہے دو عالم سے کہین شانِ محمدؐ
فرمانِ خدا جانیئے فرمانِ محمدؐ

تاجِ سر افلاک ہے اور صاحبِ لولاک
کونین کا امکان ہے امکانِ محمدؐ

حاصل ہی سبھی دین و یقین کو شرو جنت
کیا کیا سرِ امت پہ ہے احسانِ محمدؐ

مقدور کسے اوسکی ثنا کا ہے جہان مین
حقا کہ خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ

خاکِ درِ اقدس شرفِ تاجِ شہی ہے
جبریلِ امین کیون نہون دربانِ محمدؐ

ہر سو ہین شگفتہ گلِ ایمان و شریعت
سیراب ہے عالم مین گلستانِ محمدؐ

وہ منصبِ عالی اونہین بخشا ہے خدا نے
قوسین کا ادنا سا ہے ایوانِ محمدؐ

چمکا کرے خورشید قیامت سرِ محشر
کافی ہے ہمین سایۂ دامانِ محمدؐ

رکھتا ہے عزیزِ دلِ ہمیار تمنا
اللہ دکھائے درِ ذیشانِ محمدؐ

غزل نمبر ۲۳

ہے نامِ خدا جانِ جہان نامِ محمدؐ
اور عرش سے برتر ہے کہین بامِ محمدؐ

فیضان ہدایت سے جہان اوسکے ہے روشن
آفاق مین کیا عام ہے انعام محمدؐ

ہم ساقی کوثر کے جو ہین تشنۂ دیدار
کوثر پہ پلائیگا خدا جام محمدؐ

ہین آپ رضا جوے خداوند دو عالم
مقبول ہے اللہ کو ہر کام محمدؐ

جب پاؤن رکھا عرش پہ بولا شبِ معراج
صد عرش تصدق بہ سرِ شام محمدؐ

چومین نہ ملک کیون سرِ مدفن میرے مونہہ کو
ہے وردِ زبان نامِ خدا نام محمدؐ

پھولے نہ سمائین گلِ فردوس خوشی سے
دیکھین جو وہ رضوان رخِ گلفام محمدؐ

زلفِ رخ پر نور ہے وہ یا کہ شبِ قدر
صد ماہ تصدق بہ سرِ شام محمدؐ

رکھتا ہے عزیزِ دلِ بیمار تمنا
دکھلائے خدا روے دلارام محمدؐ

غزل نمبر ۲۴

ہے نورِ حق سراپاے محمدؐ
سرِ عرشِ برین پاے محمدؐ

دکھاتے ہین وہی راہِ خدا کو
خدا سے ہون مین جو یائے محمدؐ

نہین بازار عالم سے سروکار
میرے سر مین ہے سودائے محمدؐ

خدا اصلِ علی کہتا ہے خود بھی
بشوقِ روے زیبائے محمدؐ

نظر ڈالے نہ رضوان سوے طوبا
جو دیکھے قدِ رعنائے محمدؐ

بہا دے گی وہ رحمت نار دوزخ
بڑھی جب موج دریائے محمدؐ

محبت اوسکی حب کبریا ہے
ولایت ہے تولّائے محمدؐ

نکیون محبوب عالم ہو وہ انسان
عزیزِ دل ہے شیدائے محمدؐ

عزیزِ نارسا حق سے دعا کر
یہ دم نکلے تہِ پائے محمدؐ

غزل نمبر ۲۵

جو ہے غمِ محبتِ خیر البشر لذیذ
ایسے نہونگے قند و نبات و شکر لذیذ

یادِ نبی سے کام و دہن مین ہے جو مزہ
آبِ حیات ایسا نہوگا مگر لذیذ

نخلِ بقا کو عشقِ نبی سے ملے جو پھل — باغِ جہان مین اُس سے نہین بہتر ثمر لذیذ
لذت بقاے عمر کی ہرگز نہین اوسے — عشقِ نبی کو جو نہین سمجھا بشر لذیذ
کیا کیا مزہ اوٹھاتا ہے ہجرِ نبی مین دل — آبِ بقا سے ہے مجھی خونِ جگر لذیذ
عشقِ رسولِ پاک کی ہے چاشنی ذرا — او بیخبر مذاقِ بقا اپنا کر لذیذ
شیرین ہے جیسا نام جنابِ رسول کا — یون نیشکر لذیذ نہ قند و شکر لذیذ
ہر چشم ایک چشمۂ آبِ حیات ہے — اے خضر اپنے اُس سے ہین اشکِ جگر لذیذ
عمرِ گذشتہ پھر نہین آنیکی اے عزیز — عشقِ رسول کر نہ سمجھ خشک و تر لذیذ

غزل نمبر ۲۶

شیدا خدا ہے آپکے حسن و جمال پر — ہین صاحبِ کمال فدا اس کمال پر
کانپا جو عرش آپ کی شانِ جلال پر — سدرہ پہ بھولے رہگئے جبریل بال پر
دل خون کئے ہین جو لبِ رنگین پہ آپکے — وہ تھوکتے نہین کبھی یاقوت و لال پر
سر سے نجائیگا کبھی سوداے زلفِ پاک — سو سو پڑین جو پیچ میرے بال بال پر
مین بھی غریب تشنۂ دیدارِ پاک ہون — ہو جائے اک نگاہِ کرم میرے حال پر
بیسے پر ہواے شوقِ مدینہ اوڑائیگی — صیاد نوچتا ہے عبث میرے بال پر
روتا ہون خونِ دل غمِ عشقِ رسول مین — ہنستے ہین بے خبر میرے رنج و ملال پر
لیکر قفس ہواے مدینہ مین اوڑ چلون — ایسے پھڑک کے طائرِ دل کچھ نکال پر
کیا عرض ہو جو حسرتِ دیدارِ پاک ہے — مُہرِ ادب لگی ہے دہانِ سوال پر
باغِ جہان مین ہو اوسی گل کی رنگ و بو — کہتی ہین بلبلان چمن ڈال ڈال پر
اِک دم مین تازہ ناخنِ وحشت نے کردیا — آیا کہین جو زخمِ جگر اندمال پر
مثلِ حباب بحرِ الم سے نکل عزیز — دلبند ہو نہین کہین بھوپال تال پر

غزل نمبر ۲۷

یثرب کو دل چلا تنِ پامال چھوڑ کر
طوطی اوڑا قفس سے پر و بال چھوڑ کر

اکسیرِ غم عبیرِ ارم جانو منعمو
خاک مدینہ لو یہ زر و مال چھوڑ کر

دنیا پھنسائیگی اونہین کیا دامِ فکر مین
پہونچے ہین جو مدینہ کو جنجال چھوڑ کر

پیچل اوڑا کے کاہ سا یثرب کو اے صبا
جاتی ہے کسلیئے مجھے پامال چھوڑ کر

کامل ہو نقد دل تو کسوٹی مدینہ ہے
ناقص ہے جو کہ جاے وہ ٹکسال چھوڑ کر

کعبہ ہو چکے باغ مدینہ مین جاؤنگا
صیّاد دیکھ لے مجھے امسال چھوڑ کر

نقشہ میرا کھچے تو ہواے مدینہ مین
اوڑ جاے رنگ کاغذ تمثال چھوڑ کر

سُن لے جو سرخیِ لبِ معجز نما کا وصف
نکلے درونِ سنگ کوکب لال چھوڑ کر

شوقِ حصول رویت مولیٰ مین ای عزیز
چلبدر مدینہ آپ تو بھوپال چھوڑ کر

غزل نمبر ۲۸

ماہ نے کیا داغ کھایا روی تابان دیکھکر
مِہر تھرّایا رخِ محبوب یزدان دیکھکر

داغِ عشقِ احمدی سے دل ہے اپنا باغ باغ
بلبلین بھولا کرین اپنا گلستان دیکھکر

خاک کوئے احمدی برتر ہے تاج و تخت سے
کیا کرونگا مین بھلا ملک سلیمان دیکھکر

ساقیِ کوثر کی یادِ شربتِ دیدار مین
خضر ہوتے ہین پیاسے آبحیوان دیکھکر

پر سجھاتے ہین ملک وہان کیسے فخر و ناز سے
غمزدون کو خاک پر یثرب کی غلطان دیکھکر

غم نہین سودائیانِ زلفِ احمد کو کہین
سمجھین ہین صبحِ وطن شامِ غریبان دیکھکر

آپ کو ہر دم خیالِ امتِ عاصی رہا
انبیا حیران ہین حضرت کا احسان دیکھکر

حسرتِ دیدار مین بسمل دلِ مجروح ہے
دم نکلجائے کہین وہ روی تابان دیکھکر

خاکِ یثرب اس مریضِ ہجر کو اکسیر ہے
کہتے ہین صورت میری عیسی دوران دیکھکر

باغ مین سُن سُن کے چشمِ حق نما کے معجزے
تکتی ہے حسرت سے نرگس مجھکو حیران دیکھکر

فیضِ نعتِ مصطفیٰ ہے اے عزیزِ مدح خوان
مرحبا کہتے ہین جو تمکو مسلمان دیکھکر

غزل نمبر ۲۹

یہ دعا کرتا ہون حق سے فالِ قرآن دیکھکر / صدقہ ہو جاؤن رخِ محبوبِ یزدان دیکھکر

پانی پانی ہین دُرِ دندانِ احمد سے گہر / خون ہے سرخیِ لب لالِ بدخشان دیکھکر

عشقِ احمد مین ہوا ہے دامنِ دل تار تار / گل گریبان چاک ہوگا اپنا دامان دیکھکر

اوسکے آگے یوسفِ مصری سے بھی نکلے نہ بات / چاہِ غم مین گر پڑے چاہِ زنخدان دیکھکر

خاک پر یادِ نبی مین جب کہ لوٹا مثلِ اشک / شمع نے رو رو دیا شب مجھکو گریان دیکھکر

عرش لرزان تھا شبِ معراج حسنِ پاک سے / کہہ اوٹھا صلِّ علیٰ وہ روی تابان دیکھکر

ہو نگاہِ لطف اب تو میرے حالِ زار پر / حسرتین لوٹی پھرے ہین مجھکو غلطان دیکھکر

یون اطبّا دیکھکر کہتے ہین مجھہ بیمار سے / ہے شفا اسکی درِ محبوبِ سبحان دیکھکر

یہ اثر ہے لطفِ وصفِ احمدی مین اے عزیز / وجد مین آتے ہین سب تمکو غزلخوان دیکھکر

غزل نمبر ۳۰

صدائے غنچۂ دل لب سے نکلے مرحبا ہوکر / یہان باغِ مدینہ سے جو تو آئے صبا ہوکر

الٰہی تیرے کعبہ سے حصولِ مدعا کرکے / تمنّا ہے رہون یثرب مین نقشِ خاکِ پا ہوکر

خدارا جذبِ دل اتنی کوئی تاثیر دکھلادے / کہ بالِ شوق سے یثرب کو اوڑ جاؤن ہوا ہوکر

ہجومِ حسرت و حرمانِ فراق و شوق اے ہمدم / مدینہ کو چلیگا ساتھہ میرے قافلہ ہوکر

شمیمِ زلفِ احمد کی نہ بوی جانفزا پائی / ہزارون بار چل آئی صبا چین و خطا ہوکر

میسر کسکو ہوتی ہے دلا یہ دولتِ سرمد / بقائے جاودانی لی عشقِ احمد مین فنا ہوکر

نکھایا سیر ہوکر عشقِ حق مین آپ نے کھانا / شکم پر سنگ باندھا ہای محبوبِ خدا ہوکر

بتاؤ تو دو عالم مین یہ کسکی شان والا ہے / خدا بھی خود رضا جوے محمد ہے خدا ہوکر

تنِ لاغر ہے فرشِ خوابِ غفلت جب سے دوری مین / نکلجاتا ہے پہلو سے دلِ بسمل خفا ہوکر

عزیزِ بے خبر اب تو دلِ مضطر نہین تھمتا / چلو بھوپال ہے یثرب علایق سے جدا ہوکر

غزل نمبر ٣١

حضرت کا دل مین ہی غم دیدار ایعزیز — عالم سے کچھ نہین ہی سروکار ایعزیز

جلتی ہے باغ تن مین ہواے محمدی — پھولا ہے مثل گل دل بے خار ایعزیز

یثرب کی راہ مین غم مژگان پاک سے — آنکھون پہ رکھ لیا جو ملا خار ایعزیز

حوران جنتی سے اونہین سلسلہ ہوا — زلف نبی کے ہین جو گرفتار ایعزیز

ہو گلشن مدینے سے حاصل گل مراد — پہلو مین غم سے دل ہی سر خار ایعزیز

ہو نزع مین بھی وہ رخ پر نور روبرو — لطف حضور ہے مجھے درکار ایعزیز

لے لے کے نقد جان میری یوسف کی چاہ مین — سودائی پھرتے ہین سر بازار ایعزیز

صدیق ہین عمر بھی ہین عثمان ہین اور علی — دین نبی کے یار ہین یہ چار ایعزیز

بھوپال اے عزیز مجھے دار غم ہوا — خواب گران سے ہو کہین بیدار ایعزیز

غزل نمبر ٣٢

عشق نبی سے دل ہو آباد ایعزیز — فریاد اے عزیز ہے فریاد اے عزیز

عشق رسول پاک ہوا اور حب دنیوی — بیداد اے عزیز ہے بیداد اے عزیز

نور رسول پاک سے کون و مکان کی — بنیاد اے عزیز ہے بنیاد اے عزیز

انوار حق سے گلشن یثرب جہان مین — آباد اے عزیز ہے آباد اے عزیز

پہونچا مدینہ جو غم دنیا کو چھوڑ کر — وہ شاد اے عزیز ہے وہ شاد اے عزیز

از بہر مرغ دل قفس تن مین نفس بد — صیاد اے عزیز ہے صیاد اے عزیز

عشق نبی مین مجھکو خداے کریم سے — امداد اے عزیز ہے امداد اے عزیز

غزل نمبر ٣٣

اصحاب یون تھے میرے پیمبر کے آس پاس — تارے ہون جس طرح مہ انور کے آس پاس

یون قدسیان ہین روضہ اطہر کے آس پاس — پروانے جیسے شمع منور کے آس پاس

شوقِ نثارِ روضۂ اقدس مین رات دن ارمان بھرے ہین کیا دلِ مضطر کے آس پاس
دل ایسا نقشِ پاے مبارک پہ ہو فدا جیسا کہ عندلیب گلِ تر کے آس پاس
مژگان عنبرین کے تصور مین یا حبیب نشتر سے ہین چبھے دلِ مضطر کے آس پاس
سرسبز ہین پس کے مگر غمزدوں کے دل وہ تل نہین ہین زلفِ معنبر کے آس پاس
گھیرے ہین دلکو حسرت و ارمان و درد و غم صیّاد گھیر رہے ہین کبوتر کے آس پاس
تڑپا دے خاک پر مجھے اے جذبِ عشق یون دو چار سر پڑے ہون پیمبر کے آس پاس
محتاج اغنیا بھی ہین اُس در کی خاک کے بھٹکے گدا نہ اوسکا تونگر کے آس پاس
ہے فیضِ نعت سرورِ عالم جو بزم مین سامع ہین سب عزیزِ سخنور کے آس پاس
سب تشنگان شربتِ دیدار روزِ حشر ہونگے ہجوم ساقی کوثر کے آس پاس
محشر مین انبیا و رسل سارے اے عزیز ہونگے ہمارے شافعِ محشر کے آس پاس

غزل نمبر ۳۴

مجھکو جمالِ روے پیمبر کی ہے تلاش ذرہ کو آفتاب منور کی ہے تلاش
سودا ہو جسمین زلفِ محمد کا سر بسر پھرتا ہون دربدر مجھے اُس سر کی ہے تلاش
صدقہ کرون اونہین لب و دندان پاک پر کچھ لال کی تلاش نہ گوہر کی ہے تلاش
یثرب کی خاک پاک ملی ہے یہ آرزو اکسیر کی ہوس نہ مجھے زر کی ہے تلاش
کہتا ہوا یہ قبر سے اوٹھونگا روزِ حشر مجھکو حضور شافعِ محشر کی ہے تلاش
تو ہو فدا اے غنچۂ دل پھول پھول کر بلبل ہمین تو اپنے گلِ تر کی ہے تلاش
جو جام چشم ساقی کوثر کے مست ہین مینا سے اونکو کام نہ ساغر کی ہے تلاش
پوچھو نہ حال وادیِ فرقت مین وحشیو گم کردہ کاروان ہون رہبر کی ہے تلاش
جوشِ غمِ مدینہ مین روتا ہون خون دل فصّاد کی طلب نہین نشتر کی ہے تلاش
دیوانہ ایک نکہتِ زلفِ نبی کا ہون مشکِ ختن کی فکر نہ عنبر کی ہے تلاش

فیضِ بیانِ نعتِ محمدؐ سے جا بجا — بھوپال مین عزیزِ سخنور کی ہے تلاش

غزل نمبر ۳۵

عشقِ احمدؐ مین ہوا ہے یہ میرا دل بیہوش — جیسے ہو جائے پھڑک کر کوئی بسمل بیہوش

چمکے جلوہ جو کہین نورِ رُخِ حضرت کا — مثلِ موسیٰ کے ہون سب حاضرِ محفل بیہوش

چل دئے ہوش و خرد عشقِ نبی مین اپنے — جوششِ غم نے کیا پہلی ہی منزل بیہوش

غم مین اُس موجِ تبسم کے جو دل لہرایا — گر پڑا تشنۂ وصلت لبِ ساحل بیہوش

شدتِ غم سے نہین خاک سر و تن کی خبر — عشقِ احمدؐ مین ہے یارب دلِ مائل بیہوش

جذبِ آہِ دلِ شیدا کی دکھا کچھہ تاثیر — سر پٹکنے سے نہوگا کوئی حاصل بیہوش

بوئے گلزارِ مدینہ جو صبا لائے کہین — دامنِ گل مین گرین جا کے عنادل بیہوش

جلوہ فرما جو ہوا نورِ خدا پہونچ کے وان — قدسیان غش مین ہوئے عرش کے حامل بیہوش

ضبط کر سوزِ درون عشقِ محمدؐ مین عزیزؔ — تجھکو کہنے لگے سب دیکھہ کے عاقل بیہوش

غزل نمبر ۳۶

دو عالم مین ہے ذاتِ مصطفیٰ خاص — کہ خاصانِ خدا کا بھی ہوا خاص

شبِ معراج جب وہ حُسن دیکھا — لگا صلِّ علیٰ کہنے خدا خاص

جمالِ پاک پر ہو جاؤن قربان — یہی ہے دل کا اپنے مدعا خاص

نہ پہونچا یا مدینہ مجھکو اک دم — مجھے تقدیر سے ہے یہ گلہ خاص

بہا دین خضر اپنا آبِ حیوان — اگر وا ہون لبِ معجز نما خاص

مریضِ دردِ ہجران ہون طبیبو — مدینہ ہے میرا دار الشفا خاص

شمیمِ جانفزائے زلفِ احمدؐ — دلِ سودا زدہ کی ہے دوا خاص

یہ دل اشکِ روان کے ساتھہ ہو گا — مسافر لے چلیگا قافلہ خاص

خدا ہو کیون نہ اوس امت پہ نازان — کہ جسکے ہون محمدؐ رہنما خاص

ملا کسکو مقامِ قابَ قوسین ‏— وہان پہونچے ہین محبوبِ خدا خاص

غمِ دوری سے دم آنکھون مین آیا ‏— ادہر بھی ہو نگاہِ جانفزا خاص

عزیزِ بے نوا پہونچے مدینہ ‏— میرے مولیٰ سے ہے یہ التجا خاص

غزل نمبر ۳۷

مجھکو ہے کوئے احمدِ مختار سے غرض ‏— بلبل کو ہو کہین گل و گلزار سے غرض

پھرتا ہون شوقِ باغِ مدینہ مین کو بکو ‏— کچھ کوہ کن نہین کہ ہو کہسار سے غرض

بھوپال مین رہین کہ مدینہ بولائین آپ ‏— مولیٰ ہے اس غلام کو دیدار سے غرض

روئے ہے یادِ گلشنِ یثرب مین دُرِّ اشک ‏— بیوجہ ہے نہ دیدۂ بیدار سے غرض

مین مبتلا نہین کبھی حور و قصور کا ‏— ہے اک نبی کے جلوۂ دیدار سے غرض

بلبل ہون بوستان مدینہ کا اے صبا ‏— گلشن مین گل ہی کام نہ کچھ خار سے غرض

رضوان ہین ہم تو تشنۂ دیدار مصطفےٰ ‏— جنت نہ سلسبیل نہ انہار سے غرض

قیدِ خودی سے کردیا آزاد عشق نے ‏— تسبیح سے غرض ہے نہ زنار سے غرض

ظلِّ ہما کی ہمکو نہین جستجو عزیز ‏— یثرب کے ایک سایۂ دیوار سے غرض

غزل نمبر ۳۸

عشقِ نبی کو یون ہے میرے دل سے ارتباط ‏— جیسے درِ کریم کو سایل سے ارتباط

کیون دور ہو نہ ظلمتِ کفر اُسکے نور سے ‏— ہوتا کبھی نہ حق کو ہی باطل سے ارتباط

ملکر جگر سے دل غمِ یثرب مین ہے تپان ‏— بسمل کو خوب ہوتا ہی بسمل سے ارتباط

دلمین بسے ہین شوقِ مدینہ سے درد و غم ‏— کیون ہو نہ کاروان کو منزل سے ارتباط

اہلِ کرم سے پاتے ہین بے مایہ آبرو ‏— ہوتا ہے موجِ بحر کو ساحل سے ارتباط

اوڑ جا لگے ہوا سے جو پہونچا مدینہ مین ‏— پھر رنج و غم عبث ہی میرے دل سے ارتباط

چلدو مدینہ وادیِ غربت سے اے عزیز ‏— ہین قیس تو نہین کہ ہو محمل سے ارتباط

غزل نمبر ۳۹

چلا یثرب کو یون تنہا خدا حافظ خدا حافظ
جزاک اللہ دلِ شیدا خدا حافظ خدا حافظ

اوڑا جاتا ہون مین بے پر ہوائے باغ یثرب سے
صبا چلدے کہ ہے اپنا خدا حافظ خدا حافظ

تجھے صد آفرین پیکِ تصور خوب موقع سے
مدینہ کا لیا رستہ خدا حافظ خدا حافظ

چمن سے دل جو یثرب کو برنگِ بوی گل نکلا
تو غنچہ غنچہ بولے تنہا خدا حافظ خدا حافظ

جمالِ پاک گر دیکھون تڑپ کر صدقہ ہو جاؤن
ملایک مین پڑے غوغا خدا حافظ خدا حافظ

بسانِ سایہ جب لوٹون درِ اقدس پہ حسرت سے
صدائے دل ہو واشوقا خدا حافظ خدا حافظ

اوڑیگا دشتِ غربت سے جو یثرب کو تنِ لاغر
تو رو کر قیس بولیگا خدا حافظ خدا حافظ

چلونگا جب مدینہ کو کہینگے خضر یون ٹہر کر
کہ ہادی مصطفے تیرا خدا حافظ خدا حافظ

عزیزِ بے نوا چلدو کہین یہانسے مدینہ کو
کہین آکر سبہی یکجا خدا حافظ خدا حافظ

غزل نمبر ۴۰

محشر مین ہونگے حضرتِ خیر الورا شفیع
ہم عاصیونکا کون ہے اونکے سوا شفیع

ڈر کیا ہے واعظو ہمین نارِ جحیم سے
اپنا خدا کریم حبیبِ خدا شفیع

حیرت سے عاصیونکو تکینگے سعیدوان
جسدم کہ ہون گے وہ شرفِ انبیا شفیع

رضوان لپٹ لپٹ کے کرے گا معانقہ
بخشائین گے جو ہو کے رسولِ خدا شفیع

مونہہ عاصیون سے فتنۂ محشر چھپائینگے
بخشش کو لب کہلیگا تمہارا جو یا شفیع

کس درجہ مونہہ چھپائیگا غیرت سے آفتاب
تاج دولوا جو آپ کا چمکے گا یا شفیع

ایک دہوم ہوئیگی امم سابقین مین
محشر مین آپکو جو کرے گا خدا شفیع

کیا فکر روز حشر کی امت کو اے عزیز
غمخوار چار یار رہین اور مصطفے شفیع

امید ہے عزیز گنہگار کو حضور
ہون آپ اِس غلام کے روزِ جزا شفیع

غزل نمبر ۴۱

یثرب کو چلدیا دلِ بیمار الوداع
نکلا قفس سے مرغ گرفتار الوداع

یارب وہ دن دکھا کہ مدینہ کو جاؤن مین
احباب مرحبا کہین غمخوار الوداع

جسدم چلون مدینہ تو کہوین زبانِ حال
چلائین ہر طرف سے در و دیوار الوداع

جا کر چمن اوڑا سوے یثرب جو مرغ دل
خوش ہو کے بولین بلبلِ گلزار الوداع

یثرب جو روح جاتی ہے قالب کو چھوڑ کر
حسرت پکارتی ہے تنِ زار الوداع

جا کر مدینہ کو نہ پھرونگا سوے وطن
نکلیگا اس زبان سے نہ زنہار الوداع

شوق و فراق و حسرت و غم ہونگے ساتھ ساتھ
لوٹین گے یہ نہ کہکے وفادار الوداع

ہوگی دعاے خضر کہ اے تشنہ لب عزیز
حاصل تجھے ہو شربتِ دیدار الوداع

غزل نمبر ۴۲

یادِ نبی ہی ہے میرا کاشانہ باغ باغ
ہے پھول پھول کر دلِ دیوانہ باغ باغ

دلمین ہواے گلشنِ یثرب جو بس گئی
ہمرنگ خلد ہے تنِ ویرانہ باغ باغ

پاتا نہین جو اوس گلِ اقدس کی رنگ و بو
پھرتا ہے ڈھونڈھتا دلِ دیوانہ باغ باغ

جھڑتے تہے پھول شمع سے شوقِ مدینہ مین
محفل مین شب کو تھا دلِ پروانہ باغ باغ

آئی ہے کوچۂ شہِ لولاک سے مگر
چلتی ہے یون نسیم جو شاہانہ باغ باغ

سایل ہین بوے گلشنِ یثرب کے یہ صبا
کاسہ لئے ہین گل جو گدایانہ باغ باغ

مستانِ چشمِ ساقیِ کوثر کے واسطے
شاخین گلون سے رکہتی ہین پیمانہ باغ باغ

سُن سُنکے وصفِ زلفِ پیمبر کا اے عزیز
پھرتا ہے ابر جھوم کے مستانہ باغ باغ

غزل نمبر ۴۳

کب ہے یون ہی جبہ روے ماہِ انور داغ داغ
ہے نبی کے آستان سے مونھہ کو ملکر داغ داغ

گلشنِ یثرب کی جو پائی نہ اوسنے رنگ و بو
ہین اسی اندوہ سے لالہ کے دلپر داغ داغ

داغِ دل سے عشقِ احمد مین نہون ہمرنگ وہ
لاکہہ رکہتے ہون اگر طاؤس کے پر داغ داغ

سوزِ عشقِ مصطفےٰ اہی میرے سینہ مین بھرا
اسلیئے ہین اے صبا وامانِ دلپر داغ داغ

شمع گل ہوجاے رورو کر سرِ محفل ابھی
دیکھ لے گر غمزدون کے جسمِ لاغر داغ داغ

خلد سے لالا کے گل کرتے پھرین حورین نثار
عشقِ احمد مین کرے جو دل جلا کر داغ داغ

گر نہو گی گلشنِ یثرب کی او نہین رنگ و بو
ہونگے آنکھو نمین گلِ جنت برابر داغ داغ

گر لبِ معجز نما کے وصف سُن لے ای عزیز
لالِ احمر خون روئے دم مین ہو کر داغ داغ

غزل نمبر ۴۴

دیکھون نہ سوے باغ نہ گلزار کی طرف
آنکھین ہین کوچۂ شہِ ابرار کی طرف

ہوتا ہون دم بدم تپِ دوری سے جان بلب
ہوجاے اک نگاہ تو بیمار کی طرف

کس شوق سے چمن مین ہیری چشمِ انتظار
جھکتی ہے پہلے نرگسِ بیمار کی طرف

صدقہ ہون آکے لاکھون ہی اعجاز ایکدم
وا ہون لبِ حضور جو گفتار کی طرف

لیجائیگی مدینہ کو اکدم ہوائے شوق
جھوکا چلا صبا جو تنِ زار کی طرف

ہوجائین خود مریض پئے دیدروی پاک
دیکھے مسیح گر تیرے بیمار کی طرف

ذرّون کی جیسے مہر پہ ہو چشمِ آرزو
تکتے ہین یون ملک تیرے انوار کی طرف

وہ دن بھی حق دکھاوے کہ یثرب مین مثلِ گرد
در پر پڑے رہون کبھی دیوار کی طرف

جز آپکے نہوگا کوئی حشر مین عزیز
ہوئے نگاہ لطف گنہگار کی طرف

یثرب کو دل چلا قفسِ تن سے جب اڑا
بلبل نکلکے جاے گا گلزار کی طرف

جھک کر ادب سے صورتِ پرکار ای عزیز
جاؤنگا سر کے بل شہِ ابرار کی طرف

غزل نمبر ۴۵

دیکھتا حسرت سے ہون مین یون مدینہ کیطرف
جیسے دیکھے ڈوبنے والا سفینہ کی طرف

اہل حاجت پاتے ہین یثرب مین نقدِ مدعا
یا خدا پہونچا دے جلدی اُس خزینہ کی طرف

کفر بھاگے کیون نہ اُس نورِ خدا سے مثلِ زاغ
کب شغالِ دون بڑہے شیرِ نرینہ کی طرف

کانِ دل سے گوہرِ مضمون کو کرتا ہون نثار
دسترس ہو غیر کو کب اس دفینہ کی طرف

داغِ عشقِ احمدی سے لالہ و گل ہین کھلے
بلبلین تکتی ہین کیا کیا میرے سینہ کی طرف

دیکھکر کندیدہ دلمین نقشِ عشقِ احمدی
جوہری تکنے لگے اپنے نگینہ کی طرف

نفس و شیطان سے بچاکر بھیجدے یثرب کو حق
رات دن رہتے ہین دونون بغض و کینہ کی طرف

حسرتِ دل لیچلی وادیِ وحشت کو عزیز
جذب باطن کھینچ لیگا پر قرینہ کی طرف

غزل نمبر ۴۶

ہے تصور کوچۂ محبوبِ یزدان کی طرف
مرغِ دل نکلا قفس سے باغِ رضوان کی طرف

آپکے اعجاز نے گردون پہ دو ٹکڑے کیا
اک اشارہ کر دیا جب ماہِ تابان کی طرف

مونھ چھپاکر شرم سے ہو روزِ محشر زرد رو
آپ کر دین گر کفِ پا مہرِ رخشان کی طرف

اشکِ خون سے ہی میرے ہم رنگِ گلشن پیرہن
گل گریبان چاک ہو دیکھے جو دامان کی طرف

ہم پیاسے شربتِ دیدار کے یثرب چلے
خضر جائین شوقِ دل سے آبِ حیوان کی طرف

اُس جمالِ جانفزا کی یاد جدم آگئی
سینے جاتا جان آئی جسمِ بیجان کی طرف

خضر بھٹکے ہین میرے وادیِ غربت مین سدا
آسکیگا قیس کیا اپنے بیابان کی طرف

صورتِ نقشِ قدم کب سے پڑا ہون خاک پر
اے صبا لیچل اڑاکر قبلۂ جان کی طرف

ہے عزیزِ غمزدہ افسردہ دل بھوپال مین
اِک نگاہِ مہر حضرت اس پریشان کی طرف

غزل نمبر ۴۷

نہین ہم گنہگار طاعت کے لایق
یہ ہے شانِ احمد شفاعت کے لایق

بھروسہ ہے بس اک شفاعت پہ اونکی
میرے کام ہین سب ندامت کے لایق

مین عاصی ہون ناچیز امت ولیکن
عنایت تیری ہے عنایت کے لایق

وہ شوریدہ سر ہون تپ سوزِ غم سے
کہ ہے شورِ دل بھی قیامت کے لایق

تیری خاکِ پا سے منور ہون پہلے
نہین ہین یہ آنکھین زیارت کے لایق

دو عالم مین ٹھیرائی ہے آپ حق نے
تیری ذات ختمِ رسالت کے لایق

اِن آنکھون سے ابتک نہ دیکھا مدینہ
یہ قسمت ہے اپنی شکایت کے لایق

فدا پاے اقدس پہ ہو یہ دل و جان
کوئی کام تو ہو سعادت کے لایق

عزیزِ دلِ زار چلدو مدینہ
یہ بستی نہین اب اقامت کے لایق

غزل نمبر ۴۸

جنت کا نہ طالب ہون نہ مین حور کا مشتاق
ہون ختمِ رسل کے رخِ پر نور کا مشتاق

دیکھے وہ مدینہ مین ذرا دیدۂ دل سے
ہووے جو کوئی جلوہ گرِ طور کا مشتاق

اندھیرے ہے آنکھون مین کہ دیکھا نہ مدینہ
اے نورِ خدا دل ہے تیرے نور کا مشتاق

کیا کیا شبِ معراج مین تھا خالقِ اکبر
اے صلِّ علےٰ اوس رخِ پر نور کا مشتاق

وہ دن بھی ہو یا رب کہ مدینہ مین کرون عرض
حاضر درِ پر نور پہ ہے دور کا مشتاق

لادو دلِ پر خون کے لئے خاکِ مدینہ
یہ زخم نہین مرہم کافور کا مشتاق

بے چین ہون جب سے ہے مدینہ کی تمنّا
واللہ کہ ہے دل تیرے رنجور کا مشتاق

للہ عزیزِ دلِ محزون کو بلا لین
اب دل ہے بہت آپکے رنجور کا مشتاق

غزل نمبر ۴۹

عطا ہو ابتو الٰہی مجھے دواے فراق
مدینہ بھیجدے تا دور ہو بلاے فراق

مدینہ مجھکو بلا کر دکھایئے جلوہ
کرونگا روز کہان تک کہ ہاے ہاے فراق

دکھا کے جلوۂ دیدار کیجئے زندہ
پڑا ہے مردہ دلِ کشتۂ جفاے فراق

تڑپ کے عمر گذاری ہے خاکِ حسرت پر
نہین غلام سے اوٹھتی ہے اب بلاے فراق

بہاتا پھرتا ہے گردابِ بحرِ آفت مین
کہین نہ کشتیِ ہستی میری ڈباے فراق

مریضِ شدتِ دوری کا کچھ نہین درمان
غلام کو ہے فقط خاکِ پا دواے فراق

عزیز اب تو خدارا چلو کہین یثرب
غضب ہے ایک گھڑی جان پر بلاے فراق

غزل نمبر ۵۰

دکھا کے گلشنِ یثرب خدا مٹائے فراق
اوڑائے پھرتی ہے کیا کیا مجھے ہوائے فراق

بسانِ سایہ جو لوٹون درِ نبی پہ عزیز
ہوا کی طرح سے اوڑ جائے بلائے فراق

الٰہی اب تو دکھا دے وہ روضۂ اقدس
کیا تھا خلق مجھے تو نے کیا برائے فراق

بسانِ خار کھٹکنے لگا دلِ بسمل
نیا نہ گلشنِ ہستی مین گل کھلائے فراق

کیا جو کاہشِ دوری نے صورت پر کاہ
اوڑا دے سوئے مدینہ بھی کہربائے فراق

مریض ہون غمِ دوری مصطفےٰ کا مسیح
نہین سوائے مدینہ کہین دوائے فراق

نصیب ہو جو وہ قسمت سے آستان بوسی
تو زندہ ہو کے مین دیکھون ابھی فنائے فراق

کیا ہے دستِ جنون نے میرا گریبان چاک
نہ ٹکڑے دامنِ دل کے کہین اوڑائے فراق

بلا لیے درِ اقدس پہ اب تو یا مولےٰ
عزیز خستہ جگر تا کجے اوٹھائے فراق

غزل نمبر ۵۱

غمِ یثرب مین سوزِ دل کہان تک
جلا جاتا ہے مغزِ استخوان تک

فدا کر دون مین اوسکی خاکِ در پر
جگر سے لیکے دل تک دلسے جان تک

بڑھی وہ سوزِ دل سے آتشِ شوق
کہ مثلِ چنار نکلے ہے زبان تک

مدینہ مین ذرا چلکر تو دیکھو
تجلی ہے زمین سے آسمان تک

ہوا اک چشمۂ کوثر دہن بھی
جو آیا نام حضرت کا زبان تک

غمِ یثرب مین ہے اندھیر عالم
نظر حسرت سے کرتا ہون جہان تک

درودِ پاک کا ہے ورد ہر دم
منور کیون نہو دل سے زبان تک

براقِ احمدی کا سیر دیکھو
زمین سے دم مین پہونچا لامکان تک

عزیزِ غمزدہ شوقِ مدینہ
بھرا سینہ مین ہے دل سے زبان تک

چلو یثرب مین دیکھو چشمِ دل سے
ہجومِ قدسیان ہے آسمان تک

عزیزِ خستہ جان مین جان آئی
جو نامِ مصطفےٰ آیا زبان تک

غزل نمبر ۵۲

فراقِ حضرت اوٹھاؤن کہانتک جگر کو غم سے جلاؤن کہانتک
لگی کو دل کی چھپاؤن کہانتک زبان پہ شکوہ لاؤن کہانتک

دکہادے مجھکو خداوہ عشق سا مدینہ پہونچون کرون زیارت
سنائے رویت کی حق بشارت مین غم سے آنسو بہاؤن کہانتک

چلے جو معراج کو پیمبر شفیعِ محشر قسیمِ کوثر
فلک نے پاؤن پہ رکھدیا سر کہا یہ دولت نہ پاؤن کہانتک

پے چلے سواری مین ملکے باہم خلیل و موسیٰ مسیح و آدم
لگے یہ جبریل کہنے اوسدم سرِ ملایک اوٹھاؤن کہانتک

صبا جو اکی مدینہ پہونچے ادب سے سر کو زمین پہ رکہکے
یہ عرض کیجو میری طرف سے کہ دردِ دوری اوٹھاؤن کہانتک

جلاتی دلکو ہے آہ دوری نہین ہے بسمل کو اب صبوری
نصیب یارب ہو وہ حضوری لگی کو دل کی بجھاؤن کہانتک

بڑہا یہ موجِ الم کا دریا کہ ٹوٹی کشتی کو میری گھیرا
کرم سے فرمادے پار بیڑا بھنور کے چکر اوٹھاؤن کہانتک

کٹے گی کیونکر الٰہی منزل ہوا ہے فرشِ زمین بسمل
اوٹھانا سر کا ہوا ہے مشکل بھڑک کے حسرت مٹاؤن کہانتک

عزیز ہو جاؤن یہانسے رخصت چلون مدینہ کہ جاگی قسمت
خدا کی نازل ہو وہان پہ رحمت یہ عمر غم مین گنواؤن کہانتک

غزل نمبر ۵۳

عالم نظر مین کیونکہ نہو خاک اے فلک
دیکھا نہ روضۂ شہِ لولاک اے فلک

سینہ کو کردیا ہے میرے چاک اے فلک
نشتر سے کم نہین دلِ غمناک اے فلک

مسموم اژدہا ہے غمِ ہجر کے لئے
خاکِ درِ رسول ہے تریاک اے فلک

اوس بحرِ فیض تک ہے پیاسون کی یون جگہہ
ساحل پہ جیسے ہو خس و خاشاک اے فلک

رکھتے ہین دل مین داغِ غمِ عشق احمدی
دوزخ کی گرمیونسے نہین باک اے فلک

کسریٰ کا قصر ہلگیا ٹوٹے نشان کفر
کسکی جہان مین ایسی ہوئی دہاک اے فلک

آنکھون کے ساتھہ گلشنِ یثرب کو جاے گا
دل کی لگی ہوئی ہے میری ڈاک اے فلک

سر کو جھکا کے ہوگیا پابوس مصطفےٰ
رکھا جو عرش پر قدمِ پاک اے فلک

حافظ ہے اپنی دولتِ ایمان و دین کا حق
محفوظ ہے عزیز کی املاک اے فلک

غزل نمبر ۵۴

ایسی بھی چل خدا کے لئے چال ایفلک
پہونچون مین تا مدینہ کسی حال اے فلک

اوڑتا ہواے شوق مدینہ مین رات دن
پائے نہ مرغ دل نے پر و بال اے فلک

سدرہ سے جب براق نبی برق ہو گیا
جبریل کے کھلے نہ پر و بال اے فلک

چُبھ چُبھ کے خار سا غم یثرب مین دل نے آہ
پہلو کو کر دیا میرے غربال اے فلک

شوق رخ نبی مین زیارت کے واسطے
مصحف سے روز لیتے ہین ہم فال اے فلک

خاک مدینہ کی مجھے اکسیر چاہیئے
ہے کچھہ ہوس نہ بہر زر و مال اے فلک

پھانسے ہے اپنے دام مین دنیاے دون مجھے
یثرب چلونگا چھوڑ کے جنجال اے فلک

لیچل مدینہ اب تو عزیز نزار کو
زندان کم نہین اوسے بھوپال اے فلک

غزل نمبر ۵۵

کہتا ہے یون جگر سے میرا بار بار دل
نام نبی پہ صدقہ ہون گر ہون ہزار دل

جس دم میرے نبی کا لیا نام بزم مین
آنکھون مین آگیا یہ میرا بیقرار دل

دیکھے گھٹا جو زلف معنبر کی یاد مین
طاؤس بنکے بولے میرا داغدار دل

پہونچون جو اوسکے روضۂ اطہر کے سامنے
صدقہ جگر کو جان کرے مین نثار دل

کیا کیا کھلے ہین لالہ و گل اشک خون سے
دیکھی تو اپنے سینہ کی آکر بہار دل

لائی صبا ہے گلشن یثرب کی جب سے بو
سمجھے ہے سیر غنچہ و گل خار خار دل

نقش قدم سا کیون نہ ہون خاک پر عزیز
دوری مین چلدیا ہے میرا انکسار دل

غزل نمبر ۵۶

پہونچے اگر مدینہ میرا ایکبار دل
صدقہ ہزار جان سے ہو بار بار دل

وہ زلف مشکبار نبی گر کھلے کہین
باران کی طرح برسین ہزارون ہزار دل

ہر دم ہواے شوق سے ہون شکل گردباد
اوڑجائیگا مدینہ کو مثل غبار دل

حامی ہین چار یار نبی دین پاک کے
ان چار پر فدا ہون خدا دے جو چار دل

وہ دن بھی حق دکھاے تہِ گنبدِ فلک
یثرب کی خاک پاک ہو اور خاکسار دل

جلوہ فگن ہو گر رخِ پر نور مصطفےٰ
دیکھے نہ مہر و مہ کی طرف زینہار دل

جھونکا جو آیا گلشنِ یثرب کا اے عزیز
اوڑ جائیگا ہوا سا لیے جسم زار دل

کردون نثار نکہتِ زلفِ رسول پر
پیدا ہون بال بال سے گر صد ہزار دل

دکھلا خدا کے واسطے یثرب کہین فلک
تھمتا نہین ہے ابتو میرا بیقرار دل

دلمین بسی ہے باغِ مدینہ کی بو عزیز
لوٹے ہے باغِ خلد کی کیا کیا بہار دل

غزل نمبر ۵۷

پہونچون اگر مدینے اہلِ سفر سے اول
قربان ہو روح کیا دل اور جگر سے اول

دندانِ مصطفےٰ کی تعریف جب کرون مین
کام و دہن کو دہو لون آب گہر سے اول

دیکھون ہین جب الٰہی درگاہِ مصطفائی
آنکھین ہون فرش بچھکر تارِ نظر سے اول

کاہیدہ ہو کے غم سے ہون مثل کاہ لاغر
صرصر اوڑا دے یثرب بادِ سحر سے اول

آغاز سب سے بہتر انجام بھی نرالا
ختمِ رسل ہین آخر تھا بوالبشر سے اول

روشن ہے ذرہ ذرہ یثرب کا مہر و مہ سے
میزان مین تولے گردون شمس و قمر سے اول

معراج مین جو پہونچے عرشِ برین پہ حضرت
صلِ علیٰ پکارا حق ما حضر سے اول

عشقِ نبی مین پہلے دیکھی یہ اشکباری
دریا سے ابر اوٹھکر گردون نے برسے اول

داغِ الم جو کہائے پہل کام دل کے پائے
کہلتے ہین پہول گلچین سچ ہے ثمر سے اول

مونہہ سے عزیز بولو آنکھین ذرا تو کہولو
پہونچے گی روح یثرب عزمِ سفر سے اول

غزل نمبر ۵۸

شفا دردِ فرقت سے پانا ہے مشکل
مدینہ کا غم دل سے جانا ہے مشکل

درِ مصطفےٰ پر ہوا جو کہ حاضر
فلک اسکو در در پھرانا ہے مشکل

ہوائے مدینہ بھری ہے جو سر مین — میرا پھر صبا کیا اوڑانا ہے مشکل
ہوا عشق احمدؐ مین دل پانی پانی — نہین موج دریا بہانا ہے مشکل
کٹے گی الٰہی میری کیونکہ منزل — کہ اب ضعف سے سر اوٹھانا ہے مشکل
مدینہ جو پہونچا کہون گا فلک سے — کہ اب مجھسے جنت چھڑانا ہے مشکل
غمِ عشق احمدؐ میرا نقش دل ہے — فلک کو یہ نقشہ مٹانا ہے مشکل
عزیزِ دلِ تفتہ کیون لے نہ آہین — لگی دلکی دلمین چھپانا ہے مشکل

غزل نمبر ۵۹

غمِ دید یثرب سُنانا ہے مشکل — زبان تک بھی حسرت سے لانا ہی مشکل
ہوا گر نہ باغِ مدینہ کا نقشہ — تو پھر میرا جنت مین جانا ہی مشکل
وہ سوز الفت کا جسدم ہو پیدا — نہ پھر شمع سان سر کٹانا ہی مشکل
روان گرچہ ہین اشک خون چشم تر سے — لگی دل کی ہمدم بجھانا ہی مشکل
وہ بیچین شوقِ مدینہ مین دل ہے — کہ آنکھون مین آنسو کا آنا ہی مشکل
جو آنکھون مین آکر دلِ زار ٹپکا — تو شبنم صفت پھر اوٹھانا ہی مشکل
اِن آنکھون سے مجھکو درِ مصطفائی — تجھے یا خدا کیا دکھانا ہی مشکل
بلا لو عزیزِ فدائی کو حضرت — کہ اب دردِ دوری اوٹھانا ہی مشکل

غزل نمبر ۶۰

ذکرِ میلاد سے چمکی میری کیا کیا محفل — جلوۂ طور کا رکھتی ہے نمونا محفل
ہین وہ نازل طبقِ نور کہ اے صلِّ علیٰ — آکے دیکھین تو ذرا حضرتِ موسیٰ محفل
رخِ گلرنگ محمدؐ کا جو ہوتا ہے بیان — بزمِ جنت کا دکھاتی ہے تماشا محفل
نام آتا ہے زبان پر جو نبی کا اپنے — عرش سے سنتی ہے غل صلِّ علیٰ کا محفل
چاندنی لوٹتی ہے کیا میری حسرت کی طرح — چادرِ ماہ کا رکھتی ہے بچھونا محفل

آئینہ ہاتھون مین لئے ہین گلِ جنت حورین ۔ باغ فردوس کا دکھلاتی ہین نقشا محفل
سُنکے وصفِ رخِ پرنور محمد کا عزیز ۔ منزلِ ماہ سے چمکی ہے دوبالا محفل

غزل نمبر ۶۱

حُسن رکھتی ہے میری آج نرالا محفل ۔ ذکرِ میلاد سے ہے جنتِ اعلیٰ محفل
سُنکے وصفِ لبِ جان بخش جیئین گے مردے ۔ آکے دیکھین تو ذرا خضر و مسیحا محفل
لوٹتے صورتِ بسمل ہین جو شیدائے نبی ۔ غش مین لاتی ہے ملایک کو خدایا محفل
حاضرِ بزم تڑپتے ہین بشوقِ رویت ۔ تیرے قربان ہے ساری مرے مولیٰ محفل
حُسن یوسف کی کوئی یاد رہی اوسکو نہ بات ۔ آکے اکبار جو دیکھے یہہ زلیخا محفل
وصفِ حسنِ رُخِ احمد سے ہوئی کیا روشن ۔ قصرِ جنت کا دکھاتی ہے تماشا محفل
فیض وصفِ رخِ پرنور محمد سے عزیز ۔ جلوہ گر ہے صفتِ عرشِ معلی محفل

غزل نمبر ۶۲

دلمین رکھتے ہین جو عشقِ احمدِ مختار ہم ۔ مخزنِ اسرارِ دل ہے مطلعِ انوار ہم
قصرِ خلد و ظلِّ طوبا سے بھی ہے بڑھکر ہمین ۔ دیکھہ لین یثرب کا گر وہ سایۂ دیوار ہم
اے زلیخا دل ہے شیدائے جمالِ مصطفےٰ ۔ حُسنِ یوسف کی نہ دیکھین گرمیِ بازار ہم
دل شمیمِ زلفِ احمد پر ہے سو جان سے نثار ۔ خون سے بدتر جانتے ہین نافۂ تاتار ہم
صورتِ پرنورِ احمد کا ہے ہردم دلمین عکس ۔ فرطِ حیرت سے نہون کیون نقش بر دیوار ہم
یاد روئے مصطفیٰ مین شب کو جسدم سو گئے ۔ دیکھتے ہین خواب مین فردوس کا گلزار ہم
اشکِ چشمِ تر رواں ہین عشقِ احمد مین عزیز ۔ آتشِ دوزخ سے ڈرتے ہین نہین زنہار ہم

غزل نمبر ۶۳

ہین غلامِ بارگاہِ احمدِ مختار ہم ۔ افسرِ شاہان ہم ہین مہبطِ انوار ہم
سیلِ اشکِ چشمِ تر ہین مثلِ دریا موجزن ۔ عشق مین اوس بحرِ رحمت کے ہین دریابار ہم

اہلِ دل پڑھتے ہین سُن سُنکر بشوقِ دل بدرد
وصفِ حضرت مین سُناتے ہین جو کچھہ اشعار ہم

سلکِ مروارید سے ہر شعر بڑھکر کیون نہو
وصفِ دندانِ محمد مین ہین گوہر بار ہم

آبِ حیوانِ خضر کیون لائین نہ یہان بہرِ وضو
لکھتے ہین وصفِ لبِ جان بخش کے اشعار ہم

نکہتِ زلفِ نبی کا سر مین سودا ہے بسا
اے صبا پھر خاک سونگھین نافۂ تاتار ہم

تا قیامت پھر نہ اوٹھین اوسکے در سے ای عزیز
دیکھہ لین وہ روضۂ اقدس اگر اک بار ہم

غزل نمبر ٦٤

اے فلک ہی مجھکو اپنے شافعِ محشر سے کام
بادشاہِ ہر دو عالم مالکِ کوثر سے کام

ہون شمیمِ زلفِ احمد کا مین دیوانہ صبا
مشکِ اذفر کی نہ پرواہ ہی نہ کچھہ عنبر سے کام

باغِ یثرب مین جگہہ ہم خاکسارون کو ملے
قصرِ جنت کی نہ خواہش ہی نہ کچھہ بستر سے کام

آنکھہ سے باغِ مدینہ کو نہ دیکھا ایک دم
ہاے کچھہ نکلا نہ اپنا چرخِ بازیگر سے کام

ہے تمنا فرش ہو یثرب کی خاکِ پاک پر
ای صبا لینا ہی اپنے اس تنِ لاغر سے کام

عکسِ انوارِ مدینہ سے منور ہوئینگے
اپنی تربت کو نہین کچھہ ماہ کی چادر سے کام

سنگ باریِ ستم یون سر بسر گردون نکر
مجھکو لینا ہے درِ احمد پہ اپنے سر سے کام

عرش پر پہونچے جو حضرت جھک کے بولی قدسیان
فرشِ پا ہون پتلیان لین اپنی چشمِ تر سے کام

صدقہ ہو پاےُ مقدس پر عزیزِ ناتوان
ایک تو بنجاے یارب بندۂ کمتر سے کام

غزل نمبر ٦٥

وصفِ نبی مین لکھتا ہون اشعار دم بدم
نازل فلک سے ہوتے ہین انوار دم بدم

ہر دم کے ساتھہ نامِ محمد ہے وردِ لب
قربِ خدا نصیب ہے ہر بار دم بدم

مدّاح ہون جنابِ رسولِ کریم کا
زیبِ زبان ہین نعت کے اشعار دم بدم

بیچل کہین مدینۂ حضرت کو اے فلک
سر سے چلونگا صورتِ پرکار دم بدم

ہجرِ نبی مین رو کے نہ خون تن مین چھوڑ دے
کہتے ہین اپنے دیدۂ خونبار دم بدم

یادِ مدینہ مین جو پھڑکتا ہے مرغِ دل
دم کرتا ہون درود کو ہر بار دم بدم

سنکر فلک بہی وجد مین چکرا گیا عزیز
وصفِ نبی مین ہون جو گہربار دم بدم

غزل نمبر ۶۶

عشقِ نبی سے ہے جو سروکار دم بدم
حاصل ہے دل کو دولتِ اسرار دم بدم

رہتی ہے یادِ گلشنِ یثرب مین بیکلی
کھٹکے ہے مثلِ خار دلِ زار دم بدم

لاتی صبا ہے گلشنِ جنت سے بوے گل
یادِ نبی سے دل ہے یہ گلزار دم بدم

اوس چشمِ حق نما کے تصور مین روز و شب
نرگس کی طرح آنکھین ہین بیدار دم بدم

نکلے نہ بات یوسفِ مصری سے ایک بھی
گر ہون لبِ حضور شکربار دم بدم

بحرِ الم مین کشتئی امت نہ غرق ہو
ہوتی کرم سے آپکے ہے پار دم بدم

بہرِ خدا جمالِ مبارک دکھائیے
ہے عرض یہ عزیز کی ہر بار دم بدم

غزل نمبر ۶۷

دلمین ہے یادِ احمدِ مختار دم بدم
کہلتے ہین ہم پہ عرش کے اسرار دم بدم

جلوہ نما ہے یادِ جمالِ محمدی
کیونکر ہو دل نہ مطلعِ انوار دم بدم

جز دیدِ روے پاک نہ نکلے گی جانِ زار
ہوگی یہی فرشتون سے تکرار دم بدم

ہر ہر قدم پہ دیدہ و دل فرشِ راہ ہون
ہوتی ہے یاد آپکی رفتار دم بدم

بیٹھے ہین خضر چشمۂ حیوان پہ اسلئے
کرتے ہین یاد آپ کی گفتار دم بدم

یادِ رخِ رسول مین دل باغ باغ ہے
کھٹکے ہے چشمِ غیر مین چون خار دم بدم

ہون دل سے مدح خوان جو مین اُسکے حبیب کا
کرتا ہے رحمتین مرا غفار دم بدم

دامانِ احمدی جو میرا پردہ پوش ہے
کیا کیا خطا چھپاتا ہے ستار دم بدم

ہم ہین غلام یوسفِ یثرب کے اے عزیز
دیکھے زلیخا مصر کا بازار دم بدم

غزل نمبر ۶۸

ایسی بھلا کہان سے بنائے زبان قلم
نعتِ حضور کا جو لکھے کچھہ بیان قلم

محبوبِ حق کی ایک نہ تعریف ہو رقم
لائے بجاے دو کے اگر سو زبان قلم

کاغذ مسیح دین ورقِ آفتاب کا
نعتِ رسول مین ہو جو کچھہ زرفشان قلم

لکھہ ہو کے سربسجدہ ذرا نعتِ مصطفےٰ
ہے آج عاشقون مین ترا امتحان قلم

وصفِ رسولِ پاک لکھے کسکی تاب ہے
ہو جاے کیون قلم کی نہ اے دل زبان قلم

لکھا بحکمِ رب جو سرِ لوح نامِ پاک
کانپا ہزار بار ادب سے وہان قلم

سرسبز فیضِ نعتِ مقدس سے ہے عزیز
گویا ہے طرۂ سرِ شاخِ جنان قلم

غزل نمبر ۶۹

لکھتا ہے آج نعتِ شہِ مرسلان قلم
جھک جاے پھر سجدہ نکیون ہر زبان قلم

یادِ نبی کا اجر ہے تحریر سے فزون
رکھدین نہ کیونکہ کاتبِ اعمال یہان قلم

وصفِ رسولِ پاک مین کرتے جو گر بیان
ہوتی نہ شمعِ بزم کی ہردم زبان قلم

لکھتا ہے وصفِ ماہِ عرب کے جمال کا
کیونکر ہو سینہ چاک نہ مثلِ کتان قلم

لکھی ہین اوس تبسمِ اقدس کی خوبیان
کیون شاخِ زعفران نہ بنے بیگمان قلم

لکھتا ہون مدح عارضِ گلگونِ مصطفےٰ
گلچین خلد سا نہو کیون گل فشان قلم

مثلِ زبانِ شمع کے جلجاے سوز سے
لکھے جو دل جلو نکی کوئی داستان قلم

کردے جو سبز وصفِ قدِ مصطفےٰ اوسے
ہو مثلِ شاخِ طوبا کے یہ گلفشان قلم

وصفِ لبِ حضور جو لکھتا ہون اے عزیز
گویا ہوا ہے طوطیِ باغِ جنان قلم

غزل نمبر ۷۰

جو یثرب کو اہلِ نظر دیکھتے ہین
تو نورِ خدا جلوہ گر دیکھتے ہین

مدینہ مین عاشق جدہر دیکھتے ہین
اودہر نورِ حق جلوہ گر دیکھتے ہین

بہادے مدینہ مین خونِ جگر تک
تجھے جا لگے او چشمِ تر دیکھتے ہین

جو سوتے ہین یادِ درِ مصطفےٰ مین
تو جنت مین ہم اپنا گھر دیکھتے ہین

میری آہ دل سے سنجائے گی ٹہر کر
بھلا دیکھین باد سحر دیکھتے ہین

ہوائے مدینہ اوڑانے کو بس ہے
عبث لوگ زادِ سفر دیکھتے ہین

جو پڑہتے ہین گلشن مین نعتِ نبی ہم
گل و غنچہ مونہہ کھول کر دیکھتے ہین

فلک پر ستارے جو کھولے ہین آنکھین
ہے ثابت کہ حضرت کا در دیکھتے ہین

عزیزا بتو بھوپال چھوڑو خدارا
تمھین غم مین شام و سحر دیکھتے ہین

غزل نمبر ۷۱

جسے میرے خیر البشر دیکھتے ہین
ملک اوسکو نورِ بصر دیکھتے ہین

بسا ہے جو آنکھون مین باغِ مدینہ
تو جنت کو پیشِ نظر دیکھتے ہین

چلے جاتے ہین کیسے سودائی اوسکے
نہ تن دیکھتے ہین نہ سر دیکھتے ہین

جو دلمین ہے یادِ رخ و زلفِ احمد
عجب جلوہ شام و سحر دیکھتے ہین

جو مداح ہون دل سے خیر البشر کا
محبت سے مجھکو بشر دیکھتے ہین

وہ پھولا پھلا نخل عشقِ نبی ہے
کہ گل دیکھتے ہین ثمر دیکھتے ہین

میرا جانِ جان ہے غمِ عشق احمد
کبھی دل کبھی ہم جگر دیکھتے ہین

جو عاشق ہین انوار ماہِ عرب کے
وہ ذرہ نہ شمس و قمر دیکھتے ہین

جو لوٹین ہین شوقِ زیارت سے بسمل
تو حیرت سے کیا بیخبر دیکھتے ہین

جو محفل مین پڑہتا ہون نعتِ مقدس
تو جھک جھک کے اہلِ نظر دیکھتے ہین

مدینہ کو چلدو عزیزِ سخنور
کہ اب حالِ دل بیان بتر دیکھتے ہین

غزل نمبر ۷۲

رخ گلرنگ احمد کو اگر مین خستہ تن دیکھون
سمن دیکھون نہ گل دیکھون نہ پھر باغ و چمن دیکھون

خدا کعبہ کو پہونچا کر جو لیجائے مدینہ مین
کبھی ہنسکر زمین دیکھون کبھی چرخِ کہن دیکھون

لب و دندان حضرت کے تصور مین بہین آنسو
گہر دیکھون نہ دُر دیکھون نہ پھر لالِ یمن دیکھون

شمیمِ جانفزائے زلفِ احمد سونگھہ لون گر مین
نہ عنبر کو کبھی دیکھون نہ پھر مشکِ ختن دیکھون

کبھی اُس در کو چومون اور کبھی چوکھٹ کو بوسہ دون
کبھی مین خاک پر لوٹون کبھی یہ خستہ تن دیکھون

فدا ہو ہو کے روضہ پر ادب سے عرضِ دل کر لون
جمالِ پاک تیرا اے شہنشاہِ زمن دیکھون

عزیزِ بے خبر جسدم پڑھے ہے نعتِ مقدس وہان
کبھی اپنا دہن دیکھون کبھی اپنا سخن دیکھون

غزل نمبر ۳۳

مدینہ کو ان آنکھون سے مین اے شاہِ زمن دیکھون
کہانتک گردشِ پھیری چرخِ کہن دیکھون

مدینہ کی زمین مین دفن گر ہو جاؤن قسمت سے
کبھی اوٹھہ اوٹھہ کے تن دیکھون کبھی جیبِ کفن دیکھون

مجھے سیراب کیجیے یا نبی دریائے رحمت سے
کہانتک آتشِ غم سے جلون دل کی جلن دیکھون

بہارِ گلشنِ یثرب سُنا کر آج بلبل کو
رلاؤن صورتِ شبنم تماشائے چمن دیکھون

سُنا کر وصف اوس قد کا لٹادون خاکِ حسرت پر
زمین پر صورتِ سبزہ سرِ سروِ چمن دیکھون

طوافِ کعبہ کر کے گلشنِ یثرب کو جب پہونچون
تو پھر پھر کر مین کیا کیا گردشِ چرخِ کہن دیکھون

کبھی دیکھون درِ اقدس کبھی دیوار کا سایہ
غلافِ روضہ گہہ چومون کبھی اُسکی پھبن دیکھون

مدینہ کو جو پہونچا دے عزیزِ زار کو قسمت
کبھی بھولے سے پھر کر بھی نہ مین سوئے وطن دیکھون

غزل نمبر ۳۴

زبان سے جو نئی جسدم نعت کے مضمون نکلتے ہین
دہن سے چشمۂ رحمت کے فوارہ اوچھلتے ہین

بیان اوس قامتِ پر نور کا جسدم چمکتا ہے
مضامین مصفا نور کے سانچے مین ڈھلتے ہین

حضورِ سرورِ عالم ہین سارے انبیا ایسے
کہ پیشِ ماہ کامل جسطرح تارے نکلتے ہین

جو سنتے ہین جمالِ احمدی کے وصف محفل مین
نکل چلنے کو طفلِ اشک آنکھون مین مچلتے ہین

مدینہ سے نجا مینگے فلک کھایا کرے چکر
کوئی اوس آستان کے عاشقِ جانباز ٹلتے ہین

فلک بھوپال سے لیچل کہین اب تو مدینہ کو
ادب سے صورتِ پرکار جھک کر سر سے چلتے ہین

عزیز اس چشم گریان سے غم عشق ہمیبر مین
یہ عین جوش رحمت ہے جو کچھ آنسو نکلتے ہین

غزل نمبر ۷۵

چمن مین نعتِ احمد ہم جو پڑھتے جا نکلتے ہین
خوشی سے ہو کر باہم گل و بلبل مچلتے ہین

شبِ معراج سارے عرشیان کہتے تھے جھک جھک کر
سواری مین نگہ کیطرح ہم آنکھونسی چلتے ہین

ہمین تاریکیِ کنجِ لحد سے ڈر نہین واعظ
چراغون سے کہین یہ داغ دلکی ہجرہ کے جلتے ہین

لبِ معجز نما سے قم جو فرمائین مرے حضرت
ابھی قبرون سے جیکر سیکڑون مردے نکلتے ہین

شمیمِ زلفِ احمد کا جو سودائی نکلتا ہے
کفِ پا سے غزالانِ ختن آنکھون کو ملتے ہین

عزیزِ ناتوان کو یا خدا لیچل مدینہ مین
کہ اب دم بھر نہین جان و جگر غم سے سنبھلتے ہین

غزل نمبر ۷۶

محمد جلوۂ حق ہے پیمبر ہو تو ایسا ہو
حبیبِ ذاتِ مطلق ہو جو دلبر ہو تو ایسا ہو

ہوئی امت کو کیا کیا دولتِ ایمان و دین حاصل
جو ہادی ہو تو ایسا ہو جو رہبر ہو تو ایسا ہو

مدینہ کو جو پہونچون مین کہون پھر پھر کے گردون کو
کہ قسمت ہو تو ایسی ہو مقدر ہو تو ایسا ہو

جو دیکھے انبیا اوسکی جلو مین عرش چلّایا
کہ لشکر ہو تو ایسا ہو جو افسر ہو تو ایسا ہو

غمِ مژگانِ احمد مین کیا دل نے جگر ٹکڑے
جو کانٹا ہو تو ایسا ہو جو نشتر ہو تو ایسا ہو

لب و دندانِ حضرت سے دلِ دریا ہوا پانی
جو مرجان ہو تو ایسا ہو جو گوہر ہو تو ایسا ہو

وہ دینگے آبِ کوثر حشر کے دن جام گوہر مین
جو ساقی ہو تو ایسا ہو جو ساغر ہو تو ایسا ہو

جو دیکھے گلشنِ یثرب دلِ شیدا یہ چلائے
کہ بلبل ہو تو ایسا ہو گلِ تر ہو تو ایسا ہو

شبِ معراج امت کو خدا سے اوسنے بخشائی
بشارت ہو تو ایسی ہو مبشر ہو تو ایسا ہو

بجا نقارۂ دینِ محمد سارے عالم مین
ظفر ہووے تو ایسی ہو مظفر ہو تو ایسا ہو

بسا ہے گلشنِ جنت شمیمِ زلفِ احمد سے
جو نکہت ہو تو ایسی ہو جو عنبر ہو تو ایسا ہو

براقِ احمدی سے برق پس پا ہو کے چلائے
کہ طائر ہو تو ایسا ہو جو شہپر ہو تو ایسا ہو

عزیزِ نارسا سے نعت سُنکر لوگ کہتے ہین
سخنگو ہو تو ایسا ہو سخنور ہو تو ایسا ہو

غزل نمبر ۷۷

کمالِ حضرتِ حق کو رسول اللہ سے پوچھو
جمالِ شانِ احمدؐ کو میری اللہ سے پوچھو

فدا ہوتا ہے دن کو وہ تو شب ہوتا ہی صدقہ
درِ پر نور کی عظمت کو مہر و ماہ سے پوچھو

جمالِ پاک حضرت دیکھ لون قربان ہوجاؤن
بہارِ گلشنِ رویت کلیم اللہ سے پوچھو

غمِ احمدؐ تو درمان ہے دوائے جانِ بیجان ہے
حبیبِ طبیب دل ہو وہی اللہ سے پوچھو

ہوئے ہین زندۂ جاوید کشتہ اُسکی الفت کے
چلوائے عاشقو خضر و مسیح اللہ سے پوچھو

نہین یہ گرم آنسو آنکھ سے اخگر نکلتے ہین
جلن کو آتشِ غم کی دلِ آگاہ سے پوچھو

غمِ عشقِ محمدؐ مین عجب اِک سوز ہے پیدا
کوئی دل کی لگی آکر عزیز اللہ سے پوچھو

غزل نمبر ۷۸

آؤ تو کوے احمدؐ مختار دیکھ لو
نازل ہین آسمان سے انوار دیکھ لو

دن رات ہون تپان غمِ دوری سے یا نبیؐ
قربان ہون تم پہ سیّد ابرار دیکھ لو

فرمایا حق نے یون شبِ معراج عرش پر
محبوب خاص آیا ہے دیدار دیکھ لو

پہونچے بلاکشانِ محبت تو یون کہا
حاضر ہین در پہ غم کے خریدار دیکھ لو

بِک جاتے ہین تمہارے غمِ دید مین حسینؑ
یوسف کو چلکے بر سرِ بازار دیکھ لو

دنیا دباے دیتی ہے گردِ ملال مین
لو ابتو دیکھ لو میرے سرکار دیکھ لو

حسرت ہے جان بلب تپ دوری سے ہی عزیز
مرتا ہے غم سے آپکا بیمار دیکھ لو

غزل نمبر ۷۹

رضوان کھڑا ہے طالبِ دیدار دیکھ لو
جنت ہے کوے احمدؐ مختار دیکھ لو

لکھتا ہون وصفِ نورِ جمالِ محمدیؐ
کیا کیا چمکتے ہین میرے اشعار دیکھ لو

سرسبز اوسکے ابرِ کرم سے جہان ہے
عالم ہوا ہے غیرتِ گلزار دیکھ لو

شاہون کو آبرو ہوئی اوس در کی خاک سے
دربار ہے حضور کا دُربار دیکھ لو

قربان ہے خضر قال پہ اور چال پر مسیح
گفتار اوسکی دیکھ لو رفتار دیکھ لو

چشمون سے اپنے اُس دُرِ دندان کی یاد مین
باہم برستے ہین دُرِ شہوار دیکھ لو

آنکھین کھلی ہین صورت نرگس فراق مین
تکتے ہین ورکو طالبِ دیدار دیکھ لو

دیکھو نزول رحمتِ خالق اگر عزیز
یثرب کو ہو نکلکر در و دیوار دیکھ لو

غزل نمبر ۸۰

خالق سے مانگتا ہون دعا یون اوٹھا کے ہاتھ
حضرت کے در کی خاک ہو مجھ نقشِ پا کے ہاتھ

نکلے جو میری جان تہ پائے مصطفےٰ
اوٹھ اوٹھ کے چوم لون دمِ آخر قضا کے ہاتھ

جاؤن جو یادِ قامتِ احمد مین باغ کو
لپٹائے سرو شاخون سے اپنے بڑھا کے ہاتھ

فضلِ خدا سے امتِ عاصی کو ڈر نہین
میدان ہے روز حشر کا خیر الورا کے ہاتھ

دریاے غم سے پار لگائے نکیون خدا
امت کی کشتیان ہین اُسی ناخدا کے ہاتھ

بوسہ دیا اجابت خالق نے چوم کر
پھر دعا اوٹھے جو رسولِ خدا کے ہاتھ

دیگا وہی مدینہ دکھا کر مراد دل
دینے کے اے عزیز ہین لاکھون خدا کے ہاتھ

غزل نمبر ۸۱

کہتا ہون یون طبیب کو اپنا دکھا کے ہاتھ
دارو ہے میرے درد کی خیر الورا کے ہاتھ

حق نے بنا دیا یدِ بیضا تیرے سبب
ملتے تھے تیرے شوق مین موسیٰ جلا کے ہاتھ

جامہ دری کو نکلے ہوئے آستین سے
جوشِ جنون مین چلنے لگے کس بلا کے ہاتھ

اعداے دین دیکھ کے دم بند ہوگئے
خیبر کا در کھلا جو شہِ لافتیٰ کے ہاتھ

یثرب کو بھیجدون غمِ دوری سے عرضیان
ہو جائین گر نصیب سے بادِ صبا کے ہاتھ

ملکر اُدن بھی نہین کبھی اکسیر پاؤن سے
خاکِ مدینہ آئے جو مجھ نارسا کے ہاتھ

حاصل جو دستِ بیعتِ مرشد ہوئی عزیز
گویا کہ بک گیا مین رسولِ خدا کے ہاتھ

غزل نمبر ۸۲

بلوالو مدینہ مین مجھے شاہِ مدینہ
تا سر سے چلون مثلِ قدم راہِ مدینہ

یہ دل سے دعا ہے کہ شب و روز الٰہی
سر ہووے میرا اور رہو درگاہِ مدینہ

خاکِ درِ پُر نور ہے تاجِ سرِ شاہان
سلطانِ دو عالم ہے شہنشاہِ مدینہ

پھولا نہ سماؤن صفتِ گل مین صبا پھر
دیکھون جو کبھی گلشنِ دلخواہِ مدینہ

ہر گام پہ دیتا ہے ثمر نخلِ تمنا
واللہ کہ ہے راہِ ارم راہِ مدینہ

ہو تابِ قمر کرمکِ شب تاب سے کمتر
پردہ جو اوٹھا دے وہ میرا ماہِ مدینہ

کیا قدر ہوا سے خضر وہان آبِ بقا کے
سرچشمۂ حیوان ہی ہر اک چاہِ مدینہ

در ورنہ پھرا سائلِ پابوس کو اپنے
پہونچا دے مدینہ مجھے ای شاہِ مدینہ

نازل ہے تجلی خدا عرش سے تا فرش
دیکھے تو فلک وہ درِ ذیجاہِ مدینہ

دل شوق سے اوڑ جائے ہوا ہو کے نہ کیونکر
اے بادِ صبا مین ہون ہواخواہِ مدینہ

خورشید ہے لرزان تو قمر داغ بہ سیما
ہے جلوہ نما جب سے کہ وہ ماہِ مدینہ

رستہ پہ عزیزِ دلِ وحشی کو لگا دے
اللہ دکھا دے وہ مجھے راہِ مدینہ

غزل نمبر ۸۳

دکھلا دے مدینہ مجھے سلطانِ مدینہ
ہو طائرِ دل بلبلِ بستانِ مدینہ

ہین فرش کئی عرشیان آنکھونکو زمین پر
دیکھے کوئی آکر درِ ذیشانِ مدینہ

ہر شمع ہے وہان جلوہ نمائے شجرِ طور
روشن ہے تجلی سے شبستانِ مدینہ

پھولا نہ سمائے گلِ فردوس کی صورت
رضوان بھی جو دیکھے وہ گلستانِ مدینہ

تکتا ہے فلک دیدۂ انجم سے سحر تک
اک نور کا عالم ہے چراغانِ مدینہ

کیون آکے ملک لین نہ سبق علم و ادب کا
ہے عالمِ ملکوت دبستانِ مدینہ

مرغانِ ہوا صلِّ علیٰ بولین ہین سنکر
وہان نعت جو پڑھتے ہین ثناخوانِ مدینہ

پھر ذرۂ صفت منہ نہ دکھائے کبھی خورشید
چمکے جو رخِ مہرِ درخشانِ مدینہ

ہو خار صفت کیون نہ عزیزِ دلِ بسمل
دیکھا نہ صبا ہائے گلستانِ مدینہ

غزل نمبر ۸۴

زبان صدق سے نامِ محمدؐ گر نکلجائے
دہن سے چشمۂ آبِ بقا اکدم ابل جائے

خدا نے وصف گیسو مین ترے واللیل نازل کی
سویدائے دلِ عالم نکیون زلفون پہ بل جائے

لبِ نگین جان پرور کی سرخی لالِ گر دیکھے
تو زیرِ سنگ دل خون ہو بزنگ سرمہ جل جائے

جو بوٹون مرغِ بسمل کی صفت خاکِ مدینہ مین
عبیرِ باغِ جنت لاکے رضوان ترے مل جائے

کہانتک درد محرومی سے تڑپون آرزو یہ ہے
قدومِ پاک پر جانِ حزین اپنی نکل جائے

فدائے روضہ ہو ہو کر جمالِ پاک گر دیکھون
تو ائے قسمت میری حسرت میری کلفت نکلجائے

عزیزِ غمزدہ گر نزع مین دیکھے نہ وہ صورت
تو لب پر جان آکر نامِ اقدس پر مچل جائے

غزل نمبر ۸۵

لبِ اقدس سے اُس ابرِ کرم کے گر نکل جائے
درختِ خشک ہو سرسبز پھولے اور پھل جائے

چلے جب روح چلاّ کر ہوا کے ساتھ یثرب کو
دلِ مشتاق پہلے چیر کر پہلو نکل جائے

نہو گر سوزِ غم مین لطف اوس دریائے رحمت کا
سراپا شمع کی صورت دلِ پُر داغ جل جائے

تڑپنا غمزدون کا خاکِ غم پر دیکھ لے گر وہ
تو جگر ائے یہ حسرت سے دلِ گردون دہل جائے

جو مین قسمت سے پہونچون ای صبا باغِ مدینہ مین
لبِ حوران جنت پر فسانہ اپنا چل جائے

جو یادِ گوہرِ دندانِ احمدؐ مین بہین آنسو
صدف مین دُرِّ غلطان کا جگر حسرت سے جل جائے

غمِ یثرب مین گر دیکھے دلِ پُر سوز کی گرمی
تو جل کر سنگ خارا موم کی صورت پگھل جائے

نگاہِ مہر اب تو ذرۂ ناچیز پر ہووے
کوئی دم تو دلِ بیتاب پہلو مین سنبھل جائے

مشرف ہو گئے کعبہ سے عزیزِ ناتوان یارب
مدینہ کو بامید زیارت سر کے بل جائے

غزل نمبر ۸۶

تم پہ قربان میرے عرش کے جانیوالے
شانِ احمدؐ سے احد کے ہو بتانیوالے

تڑپے کب تک غمِ دوری مین مریضِ فرقت
کیسے تھک تھک گئی بسمل کے اوٹھانیوالے

ابتو دکھلادے خدارا وہ جمالِ انور
میری کلفت، میری حسرت کے مٹانیوالے

غرق کردے نہ کہین بحرِ الم مین دنیا
دیکھو دیکھو میری کشتی کے بچانیوالے

شبِ معراج مین کس شوق سے خالق نے کہا
آئیے آئیے میرے قوسین سے آنیوالے

سُن کے آمد کی خبر عرش پکارا جھک کر
مرحبا مرحبا اے قرب کے جانیوالے

تنگ بھوپال سے ہے ابتو عزیزِ بیدل
کھینچ لو کھینچ لو یثرب کے بسانیوالے

غزل نمبر ۸۷

تم پہ صدقہ ہین دل و جان لٹانے والے
حضرتِ ختمِ رسل حق سے ملانے والے

بھر حق شربتِ دیدار سے کردے سیراب
جل گئے جل گئے ہم دل کے جلانے والے

حوضِ کوثر پہ پکارے گا وہ ابرِ رحمت
آئیے ہم اپنے پیاسون کے پلانے والے

نفس و شیطان کہین بھٹکائین نہ راہِ حق سے
دیکھو دیکھو میرے رستہ پہ لگانے والے

یاد سے آپکے ہو یہ دلِ ویران آباد
سُن لو سُن لو میری بستی کے بسانے والے

آپکے حکم سے ذرہ نہین باہر کوئی
غرب سے مہرِ فلک پھیر کے لانے والے

ناخدا آپ ہین جب فضلِ خدا سے اوس کے
کون ہین کشتیِ امت کے ڈبانے والے

مضطرب ابتو بہت ہے یہ عزیزِ غمگین
کھینچو یثرب میرے یثرب کے بسانے والے

غزل نمبر ۸۸

نام خدا سے وصل ہے نام محمدی
قوسین کا محل ہے مقامِ محمدی

کیون ہو نہ سب جہان مین نظامِ محمدی
فرمان کبریا ہے کلامِ محمدی

افلاک سے گذر کے گئے قصرِ عرش پر
بالا ہے نہ سپہر سے بامِ محمدی

پھر رنج وغم ہو کیا ہمین عالم مین چارہ گر
ہر درد کی دوا ہے جو نامِ محمدی

حاصل ہوئین ہین کیا شبِ معراج نعمتین
صبح بہار وصل ہے شامِ محمدی

قربان اس کرم کے کہ ہر دم کریم سے
تھا بخشش امم ہی پیامِ محمدی

کیا آفتاب حشر سے ڈر مجھکو اے عزیز
دل سے ہون کمترین غلامِ محمدی

غزل نمبر ۸۹

وردِ لب وزبان ہے نامِ محمدی
باران ہے ابرِ رحمتِ عامِ محمدی

کیون ہو نہ فرش رہِ قدم جانِ قدسیان
محشر ہے عرشیون کا خرامِ محمدی

کیون ہو سخن پہ اپنے نہ صل علیٰ کی دہوم
زیبِ لب ودہان ہے نامِ محمدی

تاجِ سرِ جہان ہے بل افسرِ ان
سلطان منزلت ہے غلامِ محمدی

کس ناز سے خدا نے قم اللیل خود کہا
دیکھو تو عشق حق مین قیامِ محمدی

کی سیر نہ فلک شبِ معراج آپ نے
قایم ہین بے طناب خیامِ محمدی

ہم ہونگے مست حشر کے دن اس سے اے عزیز
کوثر کا عین جام ہے جامِ محمدی

غزل نمبر ۹۰

بنیاد دو جہان ہے ظہورِ محمدی
نورِ خدائے پاک ہے نورِ محمدی

وہ ماہتاب ہے تو ستارے ہین انبیا
بالائے عرش پاک ہے طورِ محمدی

سایہ کی طرح کفر کی ظلمت نہ کیون مٹے
روشن ہے ذرہ کے مہر سے نورِ محمدی

دنیا کے مال وجاہ کو دیکھا نہ آنکھ سے
دین ہے فدائے شانِ غیورِ محمدی

ہرگز نہ دون ادسے عوضِ ملک دو جہان
اکدم مجھے ملے جو حضورِ محمدی

یون کون لامکان پہ ہو اکدم مین آگیا
دیکھو تو عین دل سے عبورِ محمدی

روشن ہوا ہے کون ومکان اس سے اے عزیز
چمکا ہے دو جہان مین نورِ محمدی

جلوہ ہے مہر وماہ کا نورِ جمال پاک
مظہر ہے ذاتِ حق کا ظہورِ محمدی

ہین نغمہ زن عنادلِ جنت درود کی
طوبا پہ بولتے ہین طیورِ محمدؐی

آئے زبان پہ پھر ارنی کا نہ کچھہ سوال
موسیٰ جو دیکھہ لین کہین طورِ محمدؐی

دنیا کی قدر مثلِ پرِ پشّہ بھی نہ کی
صد جان ما فدائے نفورِ محمدؐی

لولاک کسکی شان مین خالق نے ہی کہا
دیکھو تو پاس ناز و فورِ محمدؐی

دعویٰ کرے فلک سے انا الشمس کا وہین
ذرّہ جو دیکھہ لے کہین نورِ محمدؐی

ہے تجھہ سے ای کریم دعائے دلِ عزیزؔ
ہو جلد اب نصیب حضورِ محمدؐی

غزل نمبر ۹۱

گر ادا لب سے ذرا نعتِ پیمبر ہو جائے
یہ میرا خشک دہن چشمۂ کوثر ہو جائے

جسکا محبوب خدا لطف سے رہبر ہو جائے
قصرِ فردوس برین اوسکے لئے گھر ہو جائے

اتنو دکھلادو مدینہ مین بلا کر دیدار
یہ تمنّا دلِ محزون کی میسّر ہو جائے

چھوڑون تا عمر نہ اوس در کو مین ای شاہِ رسل
جان فدا آپ کے قدمون پہ نکلکر ہو جائے

نزع مین سامنا جب قابضِ ارواح کا ہو
جلوہ گر آپکا اوسدم رُخِ انور ہو جائے

قبر مین بھی ہو نکیرین کا جسدم کہ سوال
آپکے نامِ مبارک سے زبان تر ہو جائے

ہے تمنّا کہ گلِ عشق نبی سے پسِ مرگ
کنج مدفن میرا جنت سا معطر ہو جائے

تابِ خورشید قیامت کی ہو جسدم گرمی
دامنِ پاک کا سایہ میرے سر پر ہو جائے

عرصۂ حشر مین جب نامۂ اعمال بٹین
و اپنے ہاتھہ مین آکر میرے زیور ہو جائے

آپ فرمائین شفاعت سرِ امّت جو وہان
اک نظر مجھپہ بھی یا شافعِ محشر ہو جائے

جام یاقوت بٹین جب لبِ حوضِ کوثر
آبِ کوثر کا عطا مجھکو بھی ساغر ہو جائے

باغِ جنت مین جگہہ آپکے قدمون مین ملے
ہر زمان دولتِ دیدار میسّر ہو جائے

آپکے لطف سے ہر ایک تمنّائے عزیزؔ
دونون عالم مین روا میرے پیمبر ہو جائے

غزل نمبر ۹۲

ہر دم جو لب سے نامِ محمد روان رہے — ناکام پھر نہ کام و دہن مین زبان رہے

جھکتا ہوا نہ کیون سرِ گردون وہان رہے — جبریل جسکے در کا سدا پاسبان رہے

نامِ نبی زبان پہ میری ہر زمان رہے — جب تک کہ دلمین دل رہے اور جسمین جان رہے

دلمین ہو سوزِ عشقِ نبی لب پہ آہِ گرم — بہرِ نشان گھر سے نکلتا دھوان رہے

یادِ رسول و دوری یثرب مین یا خدا — دلمین ہو زخم زخم مین شور و فغان رہے

مین عندلیبِ گلشنِ نعتِ رسول ہون — طوبا پہ ہمصفیر میرا آشیان رہے

لکھتا ہون مدح صاحبِ قوسین کی عزیز — قبضہ مین کیون نہ دین کا تیر و کمان رہے

آبِ روان ہو باغ ہوا زہرِ عشق پاک — دل داغ داغ پہ چشم کا چشمہ روان رہے

عشقِ رسولِ پاک مین ہر دم ہو بیکلی — پُرخون برنگ غنچہ دلِ ناتوان رہے

یا رب روندگان مدینہ مین خاکسار — مثلِ غبار اوڑ کے پسِ کاروان رہے

ماہِ عرب کی جلوہ نما دل مین یاد ہے — ٹکڑے نہ کیون قبائے الم چون کتان رہے

دلمین بسی ہے گلشنِ یثرب کی بو صبا — گھر اپنا کیون نہ غیرتِ باغِ جنان رہے

بے مہرئی فلک سے نہ ذرہ ہو غم ہمین — تو مہربان رہے تو خدا مہربان رہے

لکھ لین جو مدح خوانِ نبی کاتبِ عمل — محشر مین اپنا پلۂ میزان گران رہے

احمد کے میم کا نہ کھلے راز اے عزیز — لازم ہے بند قفل دہن مین زبان رہے

خمسہ غزل فارسی قدسی رحمتہ اللہ علیہ

ہے گلستانِ شریعت کا توئی سرو سہی — بلبل و قمری و گل کرتے مین تعریف سبھی

گلشن دہر مین ہر سمت ہے یہ دھوم مچی — مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شاہ آفاق تیرے کوچہ مین ہین مثلِ گدا
ہین ملایک بھی فدا تیرے قدم پر بخدا
تجھ سے افزون ہی کسی کا نہین رتبہ اصلا
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ابر رحمت سے ہی سرسبز تیرے باغ انام
روز و شب ہر گل و بلبل مین ہمیشہ یہ کلام
تر زبان ہین ترے وصفو مین گل و غنچہ تمام
نخل بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

تجھ سے خوبان دل آرا کا ہے نقشہ برہم
کھتے یوسف ہین تیرے حُسن کی کھا کھا کی قسم
روبرو تیرے حسینان جہان نقش قدم
من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

وصف سے سب کے دہن مین ہے اگر آب حیات
اسلیئے ہے یہ پیاسون کی زبان پر دن رات
لیک یہ تشنگیِ شوق ہے اے نیک صفات
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات
رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

یاد مین آپکے کٹتی ہے میری شام و سحر
اور کرتا ہون مین اس شعر کو ہر دم ازبر
نامِ اقدس ہے تیرا ورِد زبان آٹھہ پہر
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

باغ عالم نے تیری ذات سے پایا ہے نور
حق کو کیا کیا بخدا تھی تیری خاطر منظور
ہر دو عالم ہین تیرے نور سے یکسر معمور
ذاتِ پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

تو شہنشاہ دو عالم ہے رسول اکرم
نشۂ شوق نے گستاخ کیئے اکرم
تیرے پابوس ہین افلاک و ملایک باہم
نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوی تو شد بے ادبی

تیری درگاہ معلی اسے میرے بندہ نواز
پاتے کیا کیا ہین سبھی ادنیٰ و اعلیٰ اعزاز
اسلئے مثل گدا کے ہین ملوکِ ممتاز
بردرِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

ہوا معمور تیرے نور سے افلاک کا طشت
اردلی مین تھے ملایک تیرے سب ہمرہِ گشت
جنت و عرش پہ شاہا کیا تونے گلگشت
شبِ معراج عروجِ تو زافلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

ہے عزیزِ دلِ محزون کو شفاعت طلبی
متوقع ہے تیرے جود و کرم کا یہ بھی
یاد فرمانا اوسے حشر مین اے میرے نبی
سیّدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

خمسہ بر غزل میان لطف بطور تبرک نوشتہ درج کتاب ہذا نمودہ شد

روز پھرتا ہون حصولِ مدعا کے واسطے
ڈھونڈھتا درمان ہون دردِ لادوا کے واسطے
خاک یثرب چاہیے مجھکو شفا کے واسطے
اے فلک بھیجدے مدینہ کو خدا کے واسطے
دل پھڑکتا ہے حبیبِ کبریا کے واسطے

وصفِ حضرت ہو سکے کس سے بھلا شمہ بیان
کسکا مونہہ ہے کسکے لب مین کسکے ہین کام و دہان
دمبدم فرطِ ادب سے وردِ لب ہے یہ بیان
لائے یہ بندہ کہان سے حقتعالیٰ کی زبان
احمدِ مرسل تیری حمد و ثنا کے واسطے

اوسکے باعث سے ہوا ہر خلق و عالم کا وجود
کب بیان ہو اوسکا اسپہ جو ہے الطاف و جود
کار بستہ کے لئے ہے نام سے اوسکے کشود
باغ مین جاکر پڑھا جب روے احمد پر درود
کھلگئے غنچون کے مونہہ صلِّ علیٰ کے واسطے

ملتی ہے صدقہ مین اوسکے ہر تمنا سے دلی
کسکی حاجت لطف اے اوسکے نہ عالم مین ملی

پاتے ہین اوسکی بدولت آرزوے دل سبھی ہوتی ہے مقبول درگاہِ خدا ہر بہی
ہاتہہ جب امت اوٹھاتی ہے دعا کے واسطے

رہرو راہِ طلب کو خوب ہی توشہ ملا جان و دل اوسپر فدا کر دون نہ کیونکر مین بھلا
مرحبا اے سوزِ دل صد مرحبا صد مرحبا لیچلے ہین اس جہان سے داغِ عشقِ مصطفےٰ
اور کیا اب چاہیئے روزِ جزا کے واسطے

رمز اسکی کیا کوئی جانیگا جز ذاتِ خدا اوس سراپا نور کا سایہ جو عالم مین نہ تہا
لطف نے اک لطف سے توجیہہ لکھی ہے ذرا اوڑگیا حضرت کا سایا چرخ پر بنکر ہما
کیون نہون مشتاق سب ظلِّ ہما کے واسطے

پائے درمان پھر نہ کیونکر میرا دردِ لا دوا خاک اوسکے در کی ہے اکسیرِ اعظم سے سوا
روز و شب پھر پھر کے گردون بھی یہ کرتا ہی صدا بارگاہِ احمدِ مرسل ہے وہ دار الشفا
آئینگے عیسیٰ جہان اپنی دوا کے واسطے

کس قیامت کے چلینگے ناوکِ دل روز حشر الامان چلائینگے دیکھین گے جب وہ سوز حشر
تشنگی مٹ جائیگی ساری بلا اندوز حشر جامِ کوثر ساقیِ کوثر سے لین گے روزِ حشر
لاکھون ہی دیگر جنابِ مصطفیٰ کے واسطے

مین کہان اور وصف انوارِ رخِ انور کہان برگِ نخلِ طور جس پرتو سے ہو جائے زبان
پھٹ پڑی وہ روشنی چکرا گیا بس آسمان ظلمتِ شب پر ہوا ہے روزِ روشن کا گمان
روئے ہین جس رات اُس بدر الدجیٰ کے واسطے

کیون نہ یثرب کو ریاضِ رحمتِ عالم کہین کوچۂ احمد کو جب باغِ ارم آدم کہین
دافعِ امراضِ بے درمان نہ کیون ہر دم کہین گر مدینہ دیکھہ پائین عیسیِ مریم کہین
سر زمین یہ چاہیئے دار الشفا کے واسطے

ہادیِ راہِ خدا ہین رہبرِ دنیا و دین مقتداے اولین و پیشواے آخرین

وہ امام مرسلین ہین اور شفیع المذنبین | سن لیا ہے جب سے اونکو رحمۃ اللعالمین
کسقدر بیباک ہین عاصی خطا کے واسطے

تاجدار ہل اتی ہین روح رحمت جان عدل | مخزن اسرار حق بحر کرامت کان عدل
بادشاہ دو جہان زیب سریر شان عدل | اے خدیو دو جہان وہ ہے تیرا ایوان عدل
ایک رتبہ ہے جہان شاہ و گدا کے واسطے

نعت اقدس باغ مین پڑھنے لگا جب مین ملول | بول اوٹھا صل علے ہر غنچہ غنچہ پھول پھول
کیون نہو مدفن مین اس سے خلد آسا عرض و طول | گور کی گرمی سے گھبرایا جو مداح رسول
کھلگئی جنت کی کھڑکی بس ہوا کے واسطے

برق سان عقل و خرد دوڑین فلک سے تا زمین | ایک ذرہ اوسکا اسرار نہان کھلتا نہین
عقل کل حیرت سے کہتی ہین عزیز دل حزین | میم احمد کے نکر تا راز کو افشا کہین
بند کر اے لطف منہہ اپنا خدا کے واسطے

خمسۂ بر غزل میان عاقل محمد خانصاحب دام اقبالہ

بلبلون کو اے صبا عشق گل تر چاہیئے | صورت محبوب کو پاکیزہ زیور چاہیئے
دو جہان مین ہمکو کیا اے برادر چاہیئے | الفت حق چاہیئے عشق پیمبر چاہیئے
نقش عشق احمدی کندیدہ دل پر چاہیئے

مایل دنیا کو دولت چاہیئے زر چاہیئے | جوہری کو لال اور یاقوت احمر چاہیئے
طالب جاہ و حشم کو فوج و لشکر چاہیئے | زر نہین درکار یہان نے چتر و افسر چاہیئے
فضل خالق چاہیئے لطف پیمبر چاہیئے

جوش عشق احمدی کو ناصحا پوچھے ہے کیا | شوق دیدار محمد ہے یہان صبح و مسا
یہ تمنا ہے دل شیدا ہے اپنی اے خدا | عشق احمد اور حب آل احمد کے سوا

مہر صدیق و عمر عثمان و حیدر چاہیئے

عاشقون کا جوہری جانیگا کیا تو حوصلہ
لال اور یاقوت و مرجان اونکے آگے مال کیا
تف نہین وہ دولت دنیا پہ کرتے ہین ذرا
جو کہ شیدائے لب رنگین احمد ہو گیا

اوسکو مرجان چاہیئے نے لال احمر چاہیئے

تشنگانِ عشق احمد جب اوٹھین گے قبر سے
یون پیاسے حوض کوثر پہ پکارین گے اوسے
عرصۂ عرصات مین پہونچینگے دل تھامے ہوئے
جل گئے دل حسرتِ دیدار روئے پاک سے

تشنگانِ دید کو بھی جام کوثر چاہیئے

سنگریزہ ترے کوچہ کے ہین سب لعل و گوہر
آرزو جبریل کی ہی فرش کردے بال و پر
اطلس و دیبا و قاقم گردِ رہ سے ہین بتر
اوسکے پایہ کو نپائے تخت شاہی سر بسر

خاک در کا سمجھہ گدائے در کو بستر چاہیئے

چشم ظاہر سے میرے سارے اوٹھا دیجے حجاب
بحرِ رحمت سے عنایت ہو مجھے بھی ابتو آب
آتشِ حسرت سے دل جلنے لگا مثل کباب
دولتِ دیدار سے ذرّہ کو کردے آفتاب

مجھکو دنیا چاہیئے نے چتر و افسر چاہیئے

حق نے بخشی ہی تجھے کونین کی شاہنشہی
عرش و کرسی کو بدولت تیرے ہے کرسی ملی
بزم عالم ذات اقدس کے لئے ہے یہ سجی
آدم و عیسیٰ و موسیٰ یون کہین گے یا نبی

حشر مین تمسا شفاعت کو پیمبر چاہیئے

جب شبِ معراج وہ سر دفترِ پیغمبران
آگے جبریل امین تھے اور گروہِ مرسلان
سوئے گردون ہو گیا با شوکت و عظمت روان
عرش بولا دیکھکر اوسکی جلو مین قدسیان

ایسے سلطان کے لئے شایستہ لشکر چاہیئے

رمز و اسرار شب معراج مین طرفہ عجیب
عرش سے بڑھکر گئے جب حضرتِ احمد قریب
کسکو وصلِ حق کے ہوتے ہین مناصب یون نصیب
مسندِ قوسین پر حق نے کہا یون اے حبیب

تیری خلوت کی جگہہ برتر سے برتر چاہئے

ہے اگرچہ بارِ عصیان کی ہمارے سر بلا
شکر حق اپنے نبی ہین شافعِ روزِ جزا

امت عاصی کو بخشائینگے لیکن مصطفےٰ
آفتابِ روزِ محشر کیا کرے گا عاقلا

سایۂ دامانِ احمدؐ اپنے سر پر چاہیئے

تحفۂ صلوٰۃ وسلام بحضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام

یا نبی تم پیشوا ہو الصلوٰۃ والسلام
تم ہی ختمِ انبیا ہو الصلوٰۃ والسلام
تم حبیبِ کبریا ہو الصلوٰۃ والسلام
جلوۂ دیدارِ اقدس سے مشرف کیجئے
ہو طوافِ کعبہ حاصل آرزوے دل ہے یہ
پہونچکر باغِ مدینہ مثلِ بلبل دمبدم
دستگیری کیجئے یثرب مین جا اب دیجئے
خاک پر لوٹون کبھی اور یون کبھی اوس درکو چوم
حسرت وغم دور ہو آنکھون مین تیرا نور ہو
اوس جمالِ پاک پر صدقہ ہون میرے جان ودل
تیرے قدمون مین بسر ہو جائے ساری زندگی
جان تن سے جبکہ نکلے میری اے جانِ جہان
تم حبیبِ کبریا ہو قبلۂ ایمان ودین
ہے عزیزِ زار سا کی آرزو یا شاہِ دین
پھر نہ کوئی کام ہو تیرا زبان پر نام ہو

مقتدا ہو رہنما ہو الصلوٰۃ والسلام
مظہرِ شانِ خدا ہو الصلوٰۃ والسلام
تاجدارِ ہل آتٰی ہو الصلوٰۃ والسلام
اب تو حاصل مدعا ہو الصلوٰۃ والسلام
لاکھہ جان تم پر فدا ہو الصلوٰۃ والسلام
پھول کر دل کی صدا ہو الصلوٰۃ والسلام
سر مرا وہان نقشِ پا ہو الصلوٰۃ والسلام
لب سے یہ ہر دم ادا ہو الصلوٰۃ والسلام
درد دل کی پھر دوا ہو الصلوٰۃ والسلام
دولتِ رویت عطا ہو الصلوٰۃ والسلام
اور یہ اپنی غذا ہو الصلوٰۃ والسلام
پاے اقدس پر فدا ہو الصلوٰۃ والسلام
دل میرا قبلہ نما ہو الصلوٰۃ والسلام
تیرے درکا یہ گدا ہو الصلوٰۃ والسلام
دل مین یہ ہر دم بسا ہو الصلوٰۃ والسلام

مشت خاک تن جو اپنی پہونچے یثرب مین کبھی — دم مین مثل کیمیا ہو الصلوٰۃ والسلام

نزع مین جسد م کہ آئین قابض روح حزین — آپ وہان جلوہ نما ہو الصلوٰۃ والسلام

قبر مین جسد م سوال دین ہو مجھہ سے شروع — نام پر تیرے ادا ہو الصلوٰۃ والسلام

تیرے قدمون مین جگہہ ہو روز محشر بھی نصیب — لطف تیرا جا بجا ہو الصلوٰۃ والسلام

اس عزیز کمترین کی اے صبا بہر خدا — عرض کرنا گر رسا ہو الصلوٰۃ والسلام

پہونچکر باغ مدینہ کو گزارش کیجیو — پر ادب سے یون ادا ہو الصلوٰۃ والسلام

تمت

قطعہ

ہے دہوم آج بزم مین کسکی صفات کی — غلمان و حور جھانکتے ہین دور دور سے

پوچھا جو مین نے اونسے بصد شوق ای عزیز — ہنس ہنس کے تب یہ کہنے لگے حور حور سے

یہ بزم پاک مولد خیر البشر کی ہے — دیکھو تو بھر گیا ہے جہان نور نور سے

قطعہ

کسکی یہ بزم پاک ہے تعریف کسکی ہے — پر نور ہر بشر ہے جو اس انجمن مین ہے

حیرت سے سوے چرخ جو دیکھا تو اے عزیز — ہر سو شنا کہ شور یہ چرخ کہن مین ہے

انوار کا جو عرش سے ہے فرش تک نزول — یہ مولد حبیب خدائے زمن مین ہے

قطعہ

یہ آج بزم مین کیسی کتاب پڑھتے ہین — کہ جسکا صفحہ پُر نور ہے ورق ورق دیکھو

فلک ہے جوشش عشرت سے سر بسر گلگون — اوٹھا ہے پہول کے ہر سو شفق شفق دیکھو

کہا عزیز ملک نے یہ بزم مولد ہے — فلک سے نور کے اترے طبق طبق دیکھو

قطعہ

دیکھو تو ذرا اہل نظر جلوۂ قدرت
اس بزم مین آؤ جو سرِ حق طلبی ہے

انوار تجلّی خدا ہوتے ہین نازل
بڑھکر چمنِ خلد سے رنگ عجبی ہے

کہتے ہین ملک صل علےٰ اصل علےٰ واہ
کیا محفلِ مولود رسولِ عربی ہے

رباعی

پرنور کسکے ذکر سے یہ انجمن ہوئی
مہتاب جسکی شمع کا پروانہ ہوگیا

ہاتف پکارا محفل مولود ہی عزیز
روشن جو مثل طور یہ کاشانہ ہوگیا

رباعی

آیا جو نام پاک جنابِ رسول کا
رکھتے ہین ہاتھ آنکھون پہ سب چوم چوم کر

سُن سُن کے نعت حضرت احمد کی ای عزیز
کہتا ہے عرش صل علےٰ جھوم جھوم کر

رباعی

ہمارے لب کو نہ کیون خضر چوم لین آکر
زبان صدق سے حضرت کا نام لیتے ہین

عزیز سُنتے ہین نعتِ نبی تو گردون پر
ملک کلیجہ کو ہیبت سے تھام لیتے ہین

رباعی

سُن سُن کے نعتِ پاک رسول کریم کی
کرتے ہین وجد آپ کو سب بھول بھولکر

پڑھتا ہون مین درود چمن مین جو اے عزیز
بولین ہین غنچہ صلِّ علےٰ پھول پھولکر

قطعات تاریخ ختم کتاب بزبان اُردو و فارسی

قطعۂ تاریخ از محمد عزیز اللہ خان عزیز مصنف کتاب

للہ الحمد مختتم ہے کتاب
لکھو تاریخ اسکی تم یہ عزیز

شکر صد شکر خالقِ دارین
نعت تقدیس سیّد کونین
۱۳۰۳ھ

قطعۂ تاریخ دیگر از محمد عزیز اللہ خان مصنف

فضل ایزد سے نعت ختم ہوئی
لکھو اسکی عزیز یون تاریخ

حمد معبود داورِ مطلق
گلشنِ نعت سیّد برحق
۱۳۰۳ھ

قطعۂ تاریخ طبع کتاب از مصنف

شدہ مرتب کتاب روشن بہ نعت شاہِ براق توسن
بہ نظم نغزش گہر کہ سُفتم ثنا و شکر خدا بگفتم

صفائی خاطر ضیائے ناظر بہار جاوید باغ احسن
عزیز تاریخ چون بجستم سروش گفتہ چراغ ایمن
۱۳۰۵ھ

تاریخ طبع از ذہن نقاد امیر نامدار۔ سردار والا اقتدار۔ عمدہ مسند نشینان امارت زبدۂ صدر آرایان ایالت۔ والا ہمم مخزنِ جود و کرم۔ دُرّ دُرج فیض و نوال اختر برج دولت و اقبال سمو المنزلت عظیم الشان حضور پُرنور میان عالمگیر محمد خانصاحب نمود دام اللہ اقبالہ و نوالہٗ۔ قطعہ

خوب کی ہے عزیز نے تصنیف

نعت پیغمبرِ براق سوار

سال تصنیف کی رقم جو نمود — لکھدو تاریخ احمد مختار
۱۲۹۴ھ

تاریخ از طبع سلیم و ذہن قویم چشم و چراغ دولت و کامگاری - گلدستۂ باغ فتوت و نامداری عمدۂ خوانین ریاست معدنِ فہم و فراست - مجموعۂ خوبہاے فراوان سراپا لطف و امتنان جناب میاں عاقل محمد خان صاحب عاقل زاد حشمتہٗ

قطعۂ تاریخ

لکھی ہے کیا کتاب نعت اقدس — عزیزِ خوش بیان نے زود از زود
لکھو تم طبع کی تاریخ عاقل — رقم کردو - ریاضِ جان مقصود

قطعۂ تاریخ از فکر بلند طبع ارجمند شہ سوار میدان سخن دانی صدر آراے وسادۂ خوش بیانی سر دفتر مسند نشینان سخن طرازی ادب آموز سخنوران شیرازی سر آمد فصحاے زمان شاعر عالی دودمان نکتہ پرور معنی گستر ستودہ شیم جناب میاں ابو القاسم صاحب محتشم مہتمم تنظیمات شاہجہانی خلف الصدق جناب فضیلت مآب اوستاد ادیب ارباب فضل و کمال مرجع عالی طبعان نازک خیال جناب مولانا محمد عباس صاحب رفعت معز زمتوسلین ریاست ہذا

قطعۂ تاریخ

پڑھو دیکھو سنو ہر دم عزیزو — کتاب نعت و وصفِ مصطفیٰ ہے
سنادو محتشم تاریخ تصنیف — نگارستان مدح مجتبےٰ ہے

قطعۂ تاریخ تصنیف محب خلیق مخلص رفیق محمد صدیق خان المتخلص صدیق ملازم رسالہ اردلی خاص حضور سرکار ابد قرار دام اقبالہا

کیا مرتب ہوئی ہے نعتِ عزیز — ہو گی ہر دل عزیز روز بروز
سالِ تصنیف لکھدیں صدیق — گلستانِ ارم بہار افروز
۱۳۰۴ھ

قطعۂ تاریخ از طرف برادر بجان برابر عزیز از جان سعادت نشان محمد وزیر اللہ خان عمرہ

کیا لکھی ہے کتاب نعتِ عزیز سال تصنیف اے وزیر لکھو	نظم مرغوب عالم جنت نعت دلبند قب ۱۳۰۷ھ باسم جنت

قطعۂ تاریخ از شاعر خوش فکر نازک خیال سخنور شیرین مقال منشی منیر الدین صاحب تمیز محافظ کتب خانۂ ڈیوڑھی جناب میان عالمگیر محمد خانصاحب دام شوکتہ

عجب گلدستۂ رنگین باغِ نعت اقدس ہی سما سکتا نہیں ارض و سما مین وصف احمد کا بڑہا کر دو عدد تاریخ لکھدو یون تمیز اب تم	نگارین کلک سے گویا خطِ گلزار مین لکھا ملخص کر کے کیسے منتخب اشعار مین لکھا یہ سب دیوان نعتِ سیّدِ ابرار مین لکھا

تقریظ معہ قطعۂ تاریخ از نتیجۂ فکر بلند طبع ارجمند عزیز القدر لخت جگر فرزند دانشمند سعادت پیوند غرۂ ناصیۂ ہوشیاری قرۂ باصرۂ بخت بلندی و کامگاری عزیز از جان محمد حبیب اللہ خان زاد اللہ عمرہٗ و قدرہٗ المتخلص بہ حبیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد نامحدود اوس خالق ارض و سما کو سجا جو تنہا معبود عالم و عالمیان ہی اور مسجود زمان و زمانیان اور ثنای نامعدود اوس احد و صمد کو زیبا جو مقصود ہیژدہ ہزار عالم ہے اور معبود کُل ملایک آدم انسان ناتوان کی کیا جان ہے کہ ستایش و نیایش اوس خدائے عزوجل لم یزل مین لب کھولے اور بشر بے مقدور کی کیا امکان کہ اوسکی صنایع بدائع نامحصورہ مین مانند حباب بیتاب کے دم مارے کچھ منہہ سے بولے عقل دانشوران دریافت قدرت بوقلمون اوسکی سے قاصر اور دنگ ہے اور فہم والاگہران نازک خیال ادراک حکمت گوناگون اوسکے مین عاجز اور دل تنگ شعر بشر ماوراے جلالش نیافت ÷ بصر منتہای جمالش نیافت ÷ اور گلدستۂ ریاحین صلوٰۃ طیبہ و تحیات زاکیہ و جواہر زواہر صفات قدسیہ ولآلی آبدار نعت مرضیہ اوس شہنشاہ دارین صاحب قاب قوسین کی بارگاہ عالیجاہ مین نثار کرنا

لایق ہے حمد حبیب خداے کریم اور حاکم شریعت مستقیم ہے کیسا شہنشاہ عالم پناہ کہ جبریل امین خادم کمترین اوسکے آستان عالیشان کا ہے اور عرش معظم تکیہ گاہ اوس صدر آراے خسرو عالم اور عالمیان کا خاک اوسکے آستان فلک نشان کی آب و رنگ فردوس برین ہے بلکہ سرمۂ چشم حور عین امام رسل ہادی سُبل سرو سرفراز باغ ابدی ہے اور چشم و چراغ دولت سرمدی خاتم النبیین رحمۃ العالمین باعث تکوین زمان و زمین فرمان فرماے دنیا و دین ہے اور شفیع المذنبین **شعر** خدائیش ثنا گفت و تبجیل کرد ❊ زمین بوس قدر تو جبریل کرد ❊ اور ہزاروں درود و سلام نثار اونکی آل و اہلبیت و اصحاب کرام پر مدام و مستدام **امابعد** یہ عاصی ہیچ میرز ہیچمدان امیدوار رحمت خداے منان محمد حبیب اللہ خان خلف محمد عزیز اللہ خان ابن فیض اللہ خان بن منگل خان بن ماہ علی خان قوم افغان متوطن قدیم دالاقبال بلدۂ بھوپال اندرون شہر واقع محلہ جمعراتی بخدمت ارباب علم دین و اصحاب صدق یقین گذارش پرداز ہے کہ مدت دور دراز سے عاشقین جمال احمدی اور شائقین انوار محمدی گوش بر آواز تھے کہ کہین سے نوید مسرت امید ترتیب رسالۂ نعت حضرت رسول مختار حبیب خداے غفار رحمۃ العالمین شہنشاہ دنیا و دین زیب بخش گوش ہوش ہوکر موجب افزایش ایمان و سرمۂ چشم ایقان ہو بارے شکر و سپاس بدرگاہ واہب بے منت کہ اس ایام میمنت انجام مین کتاب لاجواب یہ رسالۂ انتخاب محتوی صدق و صواب موسوم بہ **نعت عزیز** مصنفہ حضرت والدم محمد عزیز اللہ خان بہزاران ہزار جلوۂ خوبی و طرز محبوبی کے مرتب ہوکر بصیرت افزاے اہل نظر و اہل دلان ہوئے والحمد للہ ثم باللہ کیا کتاب بہ نعت حضور سرور عالم مسطور ہوئی ہے کہ جس سے عاشقین محبت نبوی کو آنکھون مین نور دل کو سرور اور عرصۂ قریب مین یہ رسالہ نزدیک و دور مشہور اور منظور ہوگا اسکے ورق ورق سے شواہد معانی خداداد جلوہ نماے چشم بصیرت ہین اور صفحہ صفحہ سے انوار حق بینی نور افزاے معرفت حرف حرف اوسکا گوہر شہوار کرامت ہے اور لفظ لفظ اوسکا سفینۂ عشق و محبت سطر سطر اسکی نور بصر ہے بلکہ قوت قلب جگر مضامین دلنشین اسکے افسردگان دنیا کے لئے روح پروری مین مسیحا دم ہین اور معانی جان بخش اسکے ہادم رنج و غم سواد اسکی سطور کا مشک ریز زلف حوران نعیم اور بین السطور گویا کہ جوے بار کوثر و تسنیم تشنگان شربت دیدار مصطفوی کو

ذائقہ آب حیات ہے اور مشتاقین جمال نبوی کو مرأت حق نمائے آب و تاب سودائیان شمیم عنبر بار گیسوے احمدی کہان ہین نگہت جان پرور اسکی سے مشام جان کو معطر کرین اور شیفتگان جمال حق پسند نبوی کدہر ہین انوار ضیا بخش اسکے سے جان و دل نور سے بہرین بہاے ارزان اسکی ہم نرخ جان جہان ہے او قیمت ارزان اسکی برتر از عالم و عالمیان **نظم** نورنگاہ اہل نظر یہ کتاب ہی ٭ رشک ضیائے شمس و قمر یہ کتاب ہے ٭ ابر بہار دولت دنیا و دین ہی ٭ گلدستۂ حدایق صدق و یقین ہی ٭ تازہ بہار گلشن عشق رسول ہی ٭ تر جس سے غنچہ ہے اور پہول پہول ہے ٭ عشق نبی کی بحر کا دُرّ منیر ہے ٭ دریاے رحمتی ہی کہ ابر مطیر ہے ٭ اسکی صفت کو کام و زبان پاک چاہیئے ٭ اور دل مین عشق صاحب لولاک چاہیئے ٭ چپ اے حبیب بہل ہی یہ او سکے نصیب کا ٭ دل سے نثار ہے جو خدا کے حبیب کا ٭ تو چونکہ تعریف اس نسخۂ عجیب کی تاب و طاقت بشری سے دور اور توصیف اس کتاب صدق و صواب کی بین النسان کیا ملک بیمقدور خوبی ہاے موفورہ اسکی اس تنگنایۂ قرطاس مین ہرگز نہ آئینگی اور محبوبی ہاے نامحصورہ اسکے اوراق عالم مین اصلا نہ سماوینگی تا گزیر اس بحر ناپیدا کنار سے کنارہ گیر ہو کر دعاے خیر تخمیر اور قطعہ تاریخ دلپذیر پر سکوت گزین ہوتا ہون اور سلک خاتمۂ تقریظ مین مروارید نظم تاریخ پر تنویر پروتا ہون اور بعد نظم تاریخ ایک دو قطعہ اور ایک غزل جو خود مین نے عرض کین ہین نذر شایقین با تمکین کرتا ہون ۔

مین بھی خاکساران در احمدی کی غلامی کا دم بھرتا ہون ٭

قطعۂ تاریخ

کتاب نعت مقدس چہ نظم کرد عزیز ‏ ‏ نشاط خاطر عالم بہار باغ نعیم
حبیب سال چو پرسید بہر تاریخش ‏ ‏ بگفت ہاتف غیبی بگو چراغ کلیم

غزل حبیب

ہے مجھپہ لطف خالق غفار دمبدم ‏ ‏ لکھتا ہون نعت سید ابرار دمبدم
دنیا یہ مجھکو دیتی ہے آزار دمبدم ‏ ‏ فریاد تم سے ہی مرے سرکار دمبدم
زیب زبان ہے نام مبارک حضور کا ‏ ‏ پڑہتا ہون دل سے نعت کے اشعار دمبدم

مسکین ہے حالتِ فرقت مین زار ہون — یارب دکھادے وہ گل رخسار دم بدم
ہے دست بستہ عرض میری آپسے حضور — دیکھون جمال مظہر انوار دم بدم
مین بھی غریب تشنۂ دیدار پاک ہون — دکھلادو اس گدا کو بھی دیدار دم بدم
آنکھون سے اوس جمال مبارک کو دیکھکر — صدقہ ہون اُس حبیب کے ہر بار دم بدم
دوری ہوئی ہے جب سے زمانہ کو آپسے — پیدا ہین قرب حشر کے آثار دم بدم
دل کی ہے اے حبیب دعا یہ کریم سے — حاصل حبیبِ حق کا ہو دیدار دم بدم

غزل

زبان پر نام ہے جب سے تمہارا یا رسول اللہ — ملا ہے باغ جنت کا اجارا یا رسول اللہ
تصور آپکا دن رات رہتا ہے میرے دلمین — یہی ہے زندگی کا اک سہارا یا رسول اللہ
مین تڑپون خاک غم پر درد دوری سے بھلا کب تک — ہوا ہے تیغ غم سے دل دوپارا یا رسول اللہ
پھرا کرتا ہون وحشی کی طرح صحرا کی فرقت مین — بلائیے بغیر دیری سے ہون مین ہارا یا رسول اللہ
مجھے یا مصطفےٰ بلوائیے جلدی مدینہ مین — میسر ہووے روضہ کا نظارا یا رسول اللہ
قیامت کی طرح ہر ایک دن مجھپر نہ کیون گزرے — نظر آتا نہین ہم قامت تمہارا یا رسول اللہ
قمر کے ہو گئے گردون پہ کیسے صاف دو ٹکڑے — کیا اونگلی کا جب تم نے اشارا یا رسول اللہ
پہونچکر مر گیا ہوتا کبھی کا مین مدینہ مین — مگر قسمت کی بدبختی سے ہارا یا رسول اللہ
میری ہے زندگی نامِ محمدؐ سے حبیب اللہ — کہ جان و دل سے ہے یہ نام پیارا یا رسول اللہ

قطعہ

اختر کی کیا چمک پہ ہمارے نصیب کا — جلوہ جہان مین ہے جو خدا کے حبیب کا
رنج و ملال دل سے ہوئے محو سر بسر — ہنگامہ کیا بپا ہے نشاطِ عجیب کا

قطعہ

اے خدا دکھلا وہ نورانی جمال — جسکی غیرت سے ہوا زرد آفتاب
شوق دیدار انکا ہے ہر دم مجھے — ہے جو وہ پیغمبر عالی جناب

تمت